

Handwritten text in a cursive script, likely Urdu or Persian, enclosed within a decorative border. The text is arranged in several lines, with some words appearing to be underlined or emphasized. The script is dense and flowing, characteristic of traditional calligraphy.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا و سطلی او خدای یکتا کی ہمتا کی زیبائی کہ جسے اپنی بندگاہ کی بنیاد کو بنا دیا کرتا
 بنیاد ایک پیر نقد کر مٹائی آدم خلعت کریم از او آیا اور از راہ لطف و کرم بی انتہا کی او کی
 عظمیٰ بی بجائی اور از بہت بتانیکو نفوس مضمون فیت مشجون ز رفیع درجات من نشاء او نہیں
 ہیں انبیا و رسل مقرر فرمائی جنگ و مصالح حکمت علوم غیبی نبی کے بحکمہ معجزات بارہ اور خوارق بالہ
 ظاہر محلی و ممتاز کیا اور پیر انہیں ہی مقتضای مضمون فضیلت مشجون فضل و بعض علی بعض ایک
 دوسرے فضل خاص و اور بسبب بقی و اتباع و انکی اقوال و افعال ہدایات آیات کی اور صدق
 و عقائد معجزات ہدایت کی اور ابتغا و وسیلہ اور مجاہدہ جمیلہ بہ و تقویٰ کی متقصدین و متقین اور
 متوسلین مجاہدین کو مقبول اور موعود نجات و فلاح کا کیا گناہ قابل فی کتابہ المتعال یا ایہا الذین
 امنوا اتقوا اللہ و اتقوا الیہ الوسیلہ و جاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون اور درود سلام بی انتہا
 رسل انبیا و کرام پر سیاہ و درود نامحدود و اور سلام نامحدود و او اس محمد مخصوص جبریم حضرت رب
 صاحب مقام محمود صلیب خاص محبوبیت اختصاص صاحب اصحاب و ارتضاء و اثر و خلعت عطا
 تقرب و تمکین اوداد فی مقرب بارگاہ حضرت ذی الشرف و العلی منقطع معانی

عن الہدیٰ مبلغ کلام ان ہوا لا حی یوحی قال حیاتی بخیر لکم و مافی جہنم
رحمۃ للعالمین نور پاک مخاطبہ سی خطاب لولاک لما خلقت الافلاک رفعت بآب و فہما لک ذکر
خصویت انت اب شاد و لہر کہ روحی و محبتی فداہ البنی الامی سید ولد آدم الرسول الاکرم
الذی خص بجمیع معجزات الانبیاء و فضل علیہم و علی اہل سماء بانفصال الاحد الصمد الذی اعطی
ہام لعیطہ احد اعنی حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء پر ابی و امی فداہ جسکو او حضرت و ابی العطا یا
جمیع انبیاء و رسل افضلہ و علی اور تمامی معجزات باہرات میں مثل اونکی بلکہ ابلیغ اور فائق اور
بالا و فنی کیا جسکے لئی معجزہ حجت شمس ظہر کیا جسکے لئی حیوانات و نباتات کو متفاد فرمایا
جسکے کف دست رشک پر بیضیاں تیسرے و تہلیل سی شکر زہری معجزہ و کہو ایا او سو ایا جسکے
اشارہ انگشت دست اقدس بالا آسمان قمر کو شق کر دیکھا یا جسکے زیر قدم بالا زمین پر
سخت کو نرم اور رگ نرم کو سخت کر دیا یعنی رگ نرم پر معجزہ عدم انتقائش کا اور تہنخ پر معجزہ تقار
کا کبریات و مرات ظہر کیا اور نقش کعبی فرمان اوصاف نقش مہر نبوت کی مٹی نہیا ملکہ
او کی زمین ہوسم کرک کو بختی اثر بخشا نہی ہی کریم خدی رسول اکرم صاحب معجزہ باہر ہوسم
واجب صلوة و تسلیم الواقع فی قولہ العلیٰ لعظیمہ ان ہند و لا یکنہ یصلون علی النبی یا ایہا
آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللہم صل علی محمد و آلہ کما تحب ترضی و تنعم ما قیل و جاء بہ مولانا
شاہ عبد العزیز فی تفسیر العزیزیۃ یا صاحب الجلال و یاسید البشر من دہیک المیسر فقد لاہ القہر
لا یکن لہ شأ کما کا حقیقہ بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر اور کیا خواب و رہی کہا کہ سید عالم
الغیب کہہ نا کہ جسے شیخ عبد الحق محدث و غیرہ کمال ہی البصر بعینہ اپنی تالیفات میں ہی
ایسی مقام میں تہر کا لکھتے ہیں یہ زمین کی نشان کہ کف پائین بود و سارا بود و ہر نفس ان بڑا
بود اور او پر آل طارہ اور ازواج مطہرہ اور اصحاب دین مہدین و عہدین و مہدین جنہو

در این روز سی و پنجم و سیمای کونیا در دل تصدیق و اعتقاد که کام فرمایا و در میان او غیا
 کئی سیما بپوشید خاص اس معجزه نقیض قدم کو نقش در لی صفا منظر لایق کپا اور وسطی آفتاب
 عقیده منظر اور و کئی ساجی اور دلیل راه برایت بری جنگی محمد ثن و اسل سیر که سعد شود کبری
 حضرت و آل اوصیای مظهره القلوب محمد بن اعلیوم او بر لب خدمت الرحمن ظهور قلم پیر الدین هم کام کونیا
 باجماع تقدیریم انبیا هم که هم الله در غمی غنیم در غنوا غنم اور رحمت پر جوئی الله شکسته اولاد
 محمد ثن که در انوار ایسی معجزه ای ادراک تصنیف و تالیفات کونیا کونیا کونیا کونیا کونیا کونیا
 سینه کی کیمه مومنین با صفا اور صفیات خواهر سیرات از صفات مومنین اسل لا اور خطاب
 صوبه مطالع مسو لین اسل تقییر باعث اور سبب نقیض اور تقاضا که سبب رحمت شد و غنیم و اسکنیم
 بکبوت جنانه در ضوانه بعد حمد و صلوة کی اول سبب الیقین اس عجا که شریف کی کتبای تقیر
 خاک پا موالیان حضرت سرور انبیاء و مرسلین بنده مسکین محمد فرید الدین غنی غنم که اسی بیایم
 مسلمانو ایمان والور بنده شما سان حضرت افضل الانبیاء مقام خوف و همت کا اور ظهور فتح و نصرت
 کا اور محل استغفار و استغاثه کا اسی استعین و ابالت من سید و مرسلین را ارجیم و استحضروا الله
 الغفور الرحیم انکار محال بعین دین سید المرسلین تو المیطر که معاذ الله و سبب سی منکر من اصل
 رسالت تو تصدیق معجزات کجا چنانچه خاص ان ایام من بعض بعض بند و نو حکم انگیز
 مدرس انکار معجزه شمس القمر من چند روز سی استبداد او صرار کو کام من لاری من او معاذ الله
 نسبت سالتہ موصوفه عیبت اور موصوفه عیبت کی دی ری من لیکن بر یک فرید ظهور از شرعی اثبات
 قیامت که بالغه عاقل مدعی علم دین اسلام تهر رسالت حضرت سید الانام سید عالم آدمی کا قلب کای
 اب انقلب جو جاو که صفی قلب اثر صدق و ایقان معجزه بابر نقش قدم شریف رسول انیر و من
 بالکل سلب محو جو جاو که معاذ الله نسبت اینی با جو افضل پیران که غنیم من اسی معجزه بابر

کی ابراع و احداث و دلیل و بیان کو کام فرمایا جسکی وقوع کا ایک پیغمبر یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سی
خود مقرب ہو اور اپنی پیغمبری بفضل کے نسبت باوجود موجود ہو اسکی کتب محدثین میں یکساں نہ ہو
حتیٰ کہ الیاذ باللہ خاص سارا نفی معجزہ مرقوم پر لکھی اور اس نفی پر گواہیاں و دلائل بی اصل نہیں
کری اور اس دلیل باطل کو خاطر خواہ نہ نقض کسی اور ایسی سیالہ کی اشاعت میں سعی فرموا
ان کا اور سارا نفی معجزہ کو حق اور تہ بہ تہ یہ معجزہ رسول کو باطل تعبیر کری یہاں تک کہ
رسالہ پر باد ہو یا یہ جاء الحق و زہق الباطل کے ملاحظہ سی او اس سیالہ کی اول گمان ہوگا
لا حول ولا قوۃ الا باللہ جس سے خواہش ہو کہ کہا وین اور عوام صلا میں مبتلا ہوں تفصیل
اجمال اس مصیبت کبریٰ اور دایہ عظمیٰ کے یہ ہے کہ میان مذہبین نامی ایک حسب سادہ کوئی ہم
مرد ہر قوم عظیم آباد و مقیم حال شہر دہلی جو کھلی دنوں و رات با بٹھا عتہ حلت ہوم ہی غلطہ بردا
ہوئی اور اسکی استحال میں ہی سعی موفور عمل میں لاکھتی اندون او نہیں نہ ہی سوچی ہی معجزہ
نقش قدم رسول اکرم کی منکر ہو گئی اور مثل انکار اور بدہشیات کے معجزہ مرقوم پر ملکہ
اشارہ اور انتہا کی حدت صافحہ عجائب علی غم حدیث و روایات مصر صہ کتب محدثین و اہل
معتبرین باخبر خواہ مخالف مروید حضرت صدیق اکبر علیہ السلام اباطیل و وہو کہ باتہ خاص عام
کا ذہل اسلام میں غلطہ یہ دانا اور تفرقہ انداز ہو گئے یہاں تک کہ ایک سارا خاص نفی
معجزہ مرقومہ میں شائع کیا اور کیا یہاں کہ صریح مخالف مصرحات استاکثیرہ صاحبین
و لیس مضمون تراش کر بی اندیشہ روز موجود اور بی پاس لحاظ روح مطہر رسول مقبول کے عدم وجود
ایسی معجزہ باہرہ کا جو کہ کتب محدثین میں بکثرت موجود ہی بنام نہاد بعض بعض کتابوں شہین
معجزہ مرقومہ کے جھوٹ موٹ و سطحی پرکائی عوام نادانانہ نقض کے لکھیا ہی اور انکار اسکا بطرف
سلف صالح ناحق و نادر و منسوب کر دیا تاکہ ناظرین و ہو کی بین پرین کیوں کہ کتب اسلاف

لم یظفری کذبیه سکتی من اوست سال که دیکه که انهنی جسی میوه جاوین که اپنی درخمن حضرت
 سواد عظم پیر وین اوزده تریه و کهنه جاو الحق و ربیع الی اطل کاخ عنون بر کما شیر المیه نهین
 سیر حرکت ششیم در پیا من سخن یا بهر آفرین یا مفاد سقا مضموک الناس علی دین ابراهیم فیه ید علی من
 اس نیک و نیک سی جلوه فرما بود او فسر اعظم بالعصوب که مفا و اندیشه کیاهی او سیر علم و فزونی
 و سیاق کلام قد شرف احادیث کایه حال که نام سال که دلیل علم فی نفی اثر تقدم بر کهاهی که هر صاحب دیت
 و امانت ما بر فن غشای حضرت است شریبی سی بسم الله بقول مشهور حقیقت اخوند صاحب نوم شده زیاده تر
 بهر او را بیت علی حضرت علی بر با هر سکتی سی یعنی تهور اساقض لغت عرب را بهر مایه و او است حال
 که جان کتا که ای دلیل کایه چای کاید علی علیه السلام جهنم که کلام بلاغت البیت من فی
 سیران قد اور بهر او او بهر سکتی بهر باطل و حق و حق و حیات حدیث علم وضعیت و کتب کلام
 این حدیث که کلام فرما سکتان و انفس فی باب الله الله لا حولی و لا قوه الا بالله که بهر می بخیزه
 بر دل مقبول که کایه پیا سی بسم الله حضرت شریبی من ما بهر نفس و کمال و جمل علم کمال و کمال
 بر دلی علم بر حق است که بر کمال من بهر بر حقیقت و حقیقت یعنی او را و کمال و کمال
 مقال ابر حریته مذکور بود او الله تعالی حفظ و مان من یکی افعالی کتب ان کمال سیهادی
 او بهر سکتی و سیران او بهر بهر و کایه ابر ایان اس حیات پر حیات سی انگشت بدندان که خدا
 کسی که گوی محمدی مقدر فضایل احمدی و ان و زبان قلم بر که نفی اپنی مسلم رسول اگر هم کی اثر قدم نیت
 کیونکه اسکتی بر او کماله جاو الحق و ربیع الی اطل کون سلمان اسکی عنوان بر که سکتی بهر تا انا ابو جبر
 سیران سیر کد که ان الله انما احفیظ احفیظ ایسی بیت منقلب گئی که خاص ایی بخیزه بیت و بیت
 معتبره منی و سیر انکه سیر او صدق او سکا حق قلب یکم نم بودی حتی که حسن تصدیق روت حضرت
 انبرشی با کمال سکتی بهر کایه علاوه اسکی با وجود او عالم و فضل او در موم بهر کد و با فتر ای ایسی

[illegible]

ملکی نظر پر گشت جستجوئی کے لئے دوین ہوئی اور وسیع حدود میں لکھتا ہے اور جہاں عبارت عربی
ہی ترجمہ ہو سکا ہے اور دوین التزام کیا ہے اور وقت نکات علمیہ سے جس بناس پر بیانی خواطر عوام
در گذر مضمون و امید ہی حسب نظر سے کہ بعض اوقات ایسا مثال لائنظر الی من قال النظر الی
ما قال اس پر بھیہر پر کچھ خیال فرماوین جس جس کتا معتبر کا تھیر حوالہ دیتا ہے نقل عبارت لکھتا ہے
بغور الاخط اور تطبیق عمل میں لاوین اور بعد تحقیق و تحقیق کے صادق و کاذب کو حسب تحقیق بدایا
فرماوین اور اگر احیاناً مقتضای خاصہ انسانی کہیں سچو و سیدیاں اس ضعیف انسان سے ہو
جائیں تو ازراہ غلو و کم معاف فرماوین اور اس گنہ گار کو بدعا پر خاتمہ یا دین لاوین اور شاعت
اس عباد کے بعض ابتغائرفضات سے مستحکم ہو گیا ہے کہ دین و قرب قیامت کا ہی عوام پرچار
تو ایک نظر خواص سے ضعیف الاعتقاد ہو جاتی ہے کیونکہ خود کو کتاب پر نظر نہیں کرتے ششوں کی تہی میں
استحصا و دنیا میں جہاں کہیں حدیث و تفسیر دستاوردت حوالہ دیدیا نہیں ہو کہانی میں اور عوام
آجائی میں ان مختصر نظر بقصد صرف ایک مقدمہ اور دو باب کی مقرر کے مقدمہ میں علی سبیل الاحمال اثبات
و ثبوت ہے اس بات کا کہ جو فضایل اور معجزات پر پیغمبر میں ہوا ہے وہ سب ہی ختم میں جم
ہو بلکہ زاید اور بالغ تر و نسی باپ اول میں بیان اور تفصیل ہی حدیث و روایات معجزہ قدم
سوال اگر ہم کی معرقہ شبہات متعلقہ المحمل اور تمییزا کونہ بیان ہو وہاں کہ حسب سبب و باب دوم میں
رقم ہی دون و سو سات و شبہات کا جو خاص کر حسب کو عارض ہو ہیں اور ان کو بلا لایا گیا ہے
فرما ہو میں اور کشف استارہ اوئی مسطر بازیون اور غلط اندازہ یونی جس شخص خاص عام ہو میں آتی ہیں
مقدمہ اول اجمالا اتنا جانا چاہیے کہ یہ بات مسلمات جمیع فرق اسلامیہ کی کہ جو فضایل و معجزات
الکی پیغمبر و نکو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائی وہ سب ہی پیغمبر کے لئے عطا کئی بلکہ اولیہ المبعوث اور فانی
بالا تر ہمارے حضرت کے لئے ظاہر فرما کر یہ بات مضمون سے ہے اور اجماع کیا ہے ہر علمائے محمدی نے

مقدمہ

باب اول

باب دوم

فی احادیث جو اس باب میں ہیں کتب صحیح معزوہ میں بہری پڑی ہیں اگر وہ اس جگہ سب نقل کیا دین
 تو کتاب طویل مرتب ہو بہر ہی کا حقہ تمام تفصیل نہ لکھی جاوے اسلئے ضرر اشارۃً صحیح بخاری اور صحیح مسلم
 وغیرہ کتب صحیح سی تفسیر کافی ہی کہ خود حضرت فی بعض دفعہ شبہا بعض بعض فضائل کے فرمایا اور بعضی
 حدیثیں بغیر شمار کے ہیں چنانچہ بالتصریح اشال ان مضمون کی بہری حدیثیں ہیں کہ ان میں سے
 فضل محمد علی الانبیاء و علی اہل البیت علی الفضل علی الانبیاء و البیت الحدیث اور اناسید و
 آدم الحدیث اعطیت نفساً لم یعطین احد قبل الحدیث ان اللہ یغنی عنہم تمام الاخلاق و می سر فی الفضل
 وغیرہ کہ ان سب کو ہر شخص دیکھ سکتا ہے اور بیشتر ملاحظہ سے انکی ظاہر ہوگا کہ کس طرح علی فضیلت میں اور بڑا
 اپنی حضرت بیان فرماتی ہے جو کہ اگلی پیغمبر نہیں رہتی لیکن عشرہ کرامہ لا فخر ہے تہی شاد کردیتی ہے
 یعنی حضرت کو ان پر گونہی ہے کچھ فخر اور بڑائی نہیں حاصل بلکہ حضرت انہی ہی پر زیادہ بالا مرتبہ
 رکھتی ہے المتخصر کہ یہ امر اجماعی منصوص ہے کہ جو معجزات اگلی پیغمبر و نہیں تھے ہاں حضرت میں مع شعی بل
 اشیا زیادہ تھی سو حقیر جواب لدنیہ اور خاص شعی قاضی عیاض ہی میں نقل کرتا ہے کہ یہ وہ
 کہ میں منکر صحت کی نزدیک ہی موجود قرار دینی بہت مقصر ہیں بلکہ بیشتر ادنیٰ لمعات مضمین سارا منکر
 سی روشن ہے کہ انکا قول حقہ کو بہت مقبول ہوگا سو بجا قول قوۃ الہی بالتفصیل تو یہ معجزہ خاص
 رسالت بنا ہی قریب تر باب اول میں دیکھو گی کہ خاص موصوفہ لدنیہ میں ہی کمال تصریح و ترجمہ و بڑا
 کس در شوق موجود ہے لیکن یہاں ایک مقدمہ ضروری ہے کہ جو کہ حاد اور جامع ہی تمام مطلوب
 مقصود کلی کو دو نوع میں سے نقل کر دیا جاتا ہے کہ بموجب تصریح ان دو نوشتا ہرین عادلین مقبولین منکر
 صاحب اجماعی ہے کہ حقیقت قاعدہ کلی اور قانوں عام منصوص ہی وہ سطحی اثبات اور ثبوت تمام
 متنازع فیہ جبکہ اجماعی جائی کہہ لی مواہب نہیں موجود یا خص نبی شعی من المعجزات والکرامات الا
 ولبنیہ کا مضمون علیہ اور شفا قاضی میں باین الفاظ ہی لم یوت نبی معجزۃ الا عند منبہا

او ما سوا بلع سحرنا و قد نذر الناس على ذلك انما اصل که جس جس سحره او گزشتی هر ایک بنی مخصوص
 ہی وہ سب چار بنی کے لئی ہیں یعنی اوس نام مجبور کے ساتھ ہمارے پیغمبر خدا امتیاز و اختصاص کتنی ہیں کہ اس
 نص کے ہر سب علمانی اور مثل معجزات ہر بنی کے یا بلعیم زاد سے ہمارے پیغمبر افضل پیغمبر نبی شک نہ
 تہ ہر مومن مکان جسوقت مضامین اس اندہ کلی مخصوصی اجماعی کو نقش خاطر صفا منظر اپنی رکھتا ہے تو جو
 سحر کسی پیغمبر کا صحیح اور مستند پاتا ہی بیشک و شبہ ہے چون و چہر البغیر کسی سحر و سحر لال خاطر او سر
 سحر کے خاص ہمارے پیغمبر خدا کے لئے عذوق دل سے یقین اعتقاد اسکا عین لازماً ہونی چاہیے بلکہ اسکا
 اسکا فی نفس ایمان اور خرق اجماع ہی اور لیت و فعل اس پر صعب تر ہے خطر اعتقاد سی اسکا ہر
 لازم کی نسبت کو پاس نہ کر لوسی و در کرین بعد او استخادہ و استغفار جس پر سقیہ سے استغفار
 لازم جان احادیث مصحح اور مصححات سوا شفا یعنی ملائطہ فرامین و سوج لین کہ قطع نظر حدیث
 و روایات آیتہ الہیہ اول کہ کہ خاص ثبوت نقش قدم مبارک او نقش غلین بلکہ نقش سم خیر خاص ہوا
 میں ہی پورے اگر بالفرض انتقدیر کیسے کہ یہ معتبرین خاطر نامی رسول عمرانی ہی باقی یا ضرر
 کہ حاجی یا راو غیر معتبر سے ہی سنتے تب ہی ثبوت و اقرار اپنی نسبت حضرت ابراہیم کے تصدیق اسکی و انکو
 ضرورتی ضروریات ایمان سے کما انصوا علیہ چہ جا کہ ہم غیر محدثین و نقباء دین اس کثرت بتخصیص
 مقبول رقم فرماتی ہیں کہ مرتبہ شیوع کا نمایان ہو کر اتنے نئے نام تو ہم او دین ہدین بتلا دینی میں
 اور روایات و حوالہ نام ہر ایک صاحب کتاب بار اول میں ملائطہ فرامین و سوج لین کہ یہ
 اصل حدیث و فقہ صاحبان تصانیف و تالیفات کیسے ہمارے معتبرین ثقات اسکا صحیح سی میں جو
 اپنی اپنی کتابوں میں درج کرتی ہیں و نہ اسکا میہم صاحب ہوا ہر مذہب و مذہب شیخ عبدالحی
 محدث محقق مسلم ثبوت شیخ جلال الدین سیوطی جسی استناد صاحب سیر شامی امام آثار جامع
 روایات ہاشمیہ صغیر پر صنفی پیچہ میں منکر صاحب ہے کہتے ہیں امام ابو یوسف صغیر پر صنفی سراج موحدا

امام مالک علامہ علی بن برکان الدین جلی محدث صاحب الشان العیون فی سیر الالین الماتون
 حافظ احمد بن محمد مقری صاحب فتح المتعالم حافظ محمد بن احمد شافعی متروکی مصر شیخ رزین صاحب
 صحاح حافظ حسن دیار برکی صاحب خمیس ابن جوزی محدث ابن سبع نقشبندی شیخ ابن حجر عسقلانی
 ابن خطیب محدث صاحب قصیدہ حافظ زبیری تلمیذ ابن قیم محدث حافظ عزراں جابرکی صاحب
 شتر الجواهر صاحب قرة الناظر شیخ حمادی صاحب جامع المعجزات امام فخر الدین راز حافظ
 شمس الدین دمشقی صاحب معراج السجج شرف الدین ابو عبد اللہ محدث سطری حافظ ابو نعیم
 حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی صاحب نوادر الانوار ابن حجر مکی اور قاضی عیاض صاحب شفا بقول
 منکر صاحب پیر ایسی شرطہ الخمیس پانی انصاری سجانی کہ بلا تشبیه یا ایسی بھی فایتی تہ اور ایلی بھی
 اگر منکر ہو تو ازراہ علم را سخجین اعلم میں نوار و زار اور سیوا او پس ہونگی عقیدہ لطیف
 بہرہ بھی واضح ہو کہ ایک آیت تہ اور ظہور معجزہ رسول مقبول ہی با اینہ شدہ و شغب انکار و مستیاد
 بخود و لہو مضمون اعجاز شہون یقولون با فواہیم مالیس قلوبہم زبان کم اضطراب شکریہ و
 بن عمر با عی کہ صاحب شتر معتقد معجزہ نقش قدم کی ساختہ نکل گئی کہ وہ میں نقل کینا ہی رہا
 حال است رخ خوب ترا بہرہ و جہ کمال است کما لا یخفی خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات
 بہرہ ار نہ تو تہنا وادہ حاشیہ نیم رخ حالہ منکرہ پر اور اسطرح منہن ہذا تہجہ شکوۃ ساختہ و ہذا
 مولینا مولو اسحق صاحب میں ہی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل استہر وادہ ہی بلکہ بطریق لغت
 سرور کائنات کہ در حقیقت منہنوں رقوم خلاصہ ام احادیث و مقامہ و مال بہایت شہان مرا
 مصحفہ صاحب صاحب است قاضی عیاض حری اور نہ بطریق یا لغت یا احسن کمالا ہی علی
 البینہ کہ منہنوں زبان نہ ار نہ تو تہنا وادہ منہنوں رقوم خلاصہ ام احادیث و مقامہ و مال بہایت شہان مرا
 لم یوت فی معجزۃ الالہ عند ذلک الخ غامض ایک اور معجزہ ان بطریق نقل ہی میں کہ منہنوں

صاحب
 حافظ احمد بن محمد مقری
 صاحب
 حافظ محمد بن احمد شافعی
 صاحب
 ابن حجر عسقلانی
 صاحب
 ابن خطیب
 صاحب
 شتر الجواهر
 صاحب
 شمس الدین دمشقی
 حافظ عبد اللہ دمشقی
 صاحب
 منکر صاحب
 بہرہ بھی
 بخود و لہو
 بن عمر با عی
 حال است رخ
 بہرہ ار نہ
 مولینا مولو
 سرور کائنات
 مصحفہ صاحب
 البینہ کہ
 لم یوت فی

صاحب
 حافظ احمد بن محمد مقری
 صاحب
 حافظ محمد بن احمد شافعی
 صاحب
 ابن حجر عسقلانی
 صاحب
 ابن خطیب
 صاحب
 شتر الجواهر
 صاحب
 شمس الدین دمشقی
 حافظ عبد اللہ دمشقی
 صاحب
 منکر صاحب
 بہرہ بھی
 بخود و لہو
 بن عمر با عی
 حال است رخ
 بہرہ ار نہ
 مولینا مولو
 سرور کائنات
 مصحفہ صاحب
 البینہ کہ
 لم یوت فی

باب اول ای بیا یوں مسلمانوں اب یہ کہو جس میں ان کے تحصیل حدیث و روایات کے اس قدر کثرت
 کثافت و عادیہ کے تصدیقات کئے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس معجزہ کی شہادت کو پونہ بیسویں اور
 کس قدر شہرت رکھتا ہے محدثین میں کہ انکا اسکا انکار جلی بدیہیات مثل انکار کہ مدینہ زاد ائمہ
 و شرفا کی ہی اول کسب لہو ماب لدنیہ معتبر القول اور مقبول لفظ کہ منکر صدی لکھا جاتا ہے
 مذہب عبارتہ و نہایت نہ کان اذ اسنی علی الصخر غاصت قدماہ فیہ کما ہو مشہور بقیاد حدیث علی
 الاسنہ و لفظ بہ شہرہ ارفی مشہور ہم و المبلغاء فی مشور ہم مع اعتقاد وہ موجود شرفی
 ابراہیم فی حجر المقام المنورہ فی التشریل فی قولہ تعالیٰ ایات مبینات مقام ابراہیم الباقی نعم تعینہ و انہ
 اشرہ مسلمہ التواتر القائل فیہ ابوطالب و موطی ابراہیم فی الصخر و طیبہ علی قدیم حافیہ علی
 و بانی النجاشی حدیث ابی ہریرہ عن معجزہ تاثر ضرب موسیٰ فی الحجر ستا و سبعا اذ فر تو بہ نما
 اذ ما خص بنی شعیب من المعجزات و الکرامات الا و لیسنا مشرک کانصوا علیہ مع ما یوید ذلک جو
 اشرہ حافری بخلتہ علی قیل فی مسجد بطنیہ حتی عرف المسجد یہا حیث یقال مسجد البغلة و اذ
 الامن سرہ ہا سر فیہا لیکون ذلک اقوی فی الایۃ و اذ صبح فی الدلالة علی ایاتہ صمد الایۃ
 الیٰ و یتبا الخلیل فی حجر المقام علی وجہ اعلیٰ منہ انتہی خدارا ابی کہی کوئی صاحب نصیب
 عجا رباعی ابراہیم کی اور غور کری کہ تفصیل و توثیق سے اثبات معجزہ مرقومین احمد ثانی کام
 ہی اور کس تو ضیح و توجہات تحقیق اس معجزہ کا تباہیات متنوعہ معجزات ابراہیم موسیٰ و اسم غلبہ
 و غیر باروشن و آشکار کیا ہی جس ظاہر و باہر ہے کہ ثابت ہمارے معجزہ خدا کی کس قدر کثرت شہرت
 اور کس تباہ اعتبار رکھتا ہے سلف و خلف میں اور باہر ہی کہ اسکی مثال امام سبکی رحمہ اور ابن نجیب
 اور حصہ ثمرہ المناظر و غیر ہم مرجع فقہاء و محدثین سلف و خلف صالحین پر نہ مثل نظیری و نظیری
 اور سودا و ہر قسم کے را شرا سے پہلے مثال منسلکہ مقدمہ تصدیق علی و فضلا شہرہ الخلیل

(Extensive marginalia in Urdu script surrounding the main text block, including commentary and additional notes.)

ہو کہ برجہ منقولات مفصلہ باب اول سے تشریف تمام خواص و عوام اہل ایمان کی قریب فاریہ و جادو کی
 لیکن نظر یہ ہضرا شکے بعضے حتیٰ اشغال منکر صبا بہادری جو کہ ہر طریقہ معقولیان استہدائے اہل سیر
 ہی کیطرت میل رکھتی ہو اور داخل در عقولات دینی ہو یعنی مکملہ ان کے قدر عقولم او شکر سیر ہے
 بوجہ تام و براین مالاکلام ظاہر کردیتی عین تاکہ بخوبی صحت اسکی ذہن نشین و منقوش خاطر اوئی اور ہر ایک
 اسطرح خوانی ہو جو ہر صبا بہادری صاحب اگر کچھ ہی عقل و ادراک سی نصیب بہرہ کئی تو خود فکر کو کام فرمایا
 ہر بلا خطہ ہر جا مدعوۃ النص صاحب ہر ایک منبتہ صاحب شفا مقبولین اپنی اویسہ صحت تفسیر کثیرہ
 ایسی مجموعہ شکل اول بدیہ الاساج کے فوت نقش قدم سول اکرم کاشمیری وسطہ ہندو و غیرہ اشکا
 پادین شالہ معجزہ اثر القدم فی الصخرۃ من معجزات ابراہیم النبی و آیاتہ منصوصہ و کل معجزات ابراہیم
 و آیاتہ المنصوصہ ثابتہ لہنیثا فہجیزہ اثر القدم فی الصخرۃ ثابتہ لہنیثا کہ دلیل الصخرۃ اجماع المفسرین
 باقرہ المنکر الضمیم الیمیم تحت قولہ تعافیہ آیات منیات مقام ابراہیم ویران صدقہ لکیر قول صاحب
 الموسیٰ ح ماخص فی شئی من المعجزات والکرامات الادنیۃ کما نصوا علیہ اب خود منکر صاحب
 صغیر کیر اذکی اقران و اخوان میں جو جاسی بموجب تعبیر الفاظ قاضی عیاض ہی کہی قرار دیکر
 صغر امر قوتہ تصدیق نتیجہ حاصل کر سکتا ہی جو کہ مطلوب ہی ہمارا اور سہل ایمان کا اور شفا ہی وسطہ
 پر درین انکار معجزات و سوا عصمت کی آدرجہ اذکی مرض کو اسے ہی شفا نہ تو یا قسمت یا نصیب
 صدق ہو چکی ہضمون من یصلل شد فالہ من ما وادری تحقیق ہوئے بشارت و دعا فی قلوبہم
 فرادہم شد مرضا بلکہ قابل نذر و خطا ہوئی ارشاد پر عتاب الذین طغوا فی البلاء و فاکتروا
 فیہا الف و فصب علیہم ربک سوطہ اب ان ربک لبالم صا و اعادنا ہد و جمیع المؤمنین
 اسرارۃ الاعتقاد الی یوم التاء و بحق محمد و آلہ الامجاد یہ ہی ثبوت معجزہ مرقومہ علی سبیل الاحصاء
 کہ عطا بہ کمال صاحبان ایقنا حالانہ نورانیہ کے ہی سبب سے رتبہ صحت کا حاصل ہوئی ہو چکی ہو تو ہر حال

سید المرسلین علیہ السلام کی طرف سے جو احادیث و روایات منقول ہیں ان میں سے بعض احادیث منقول ہیں اور بعض روایات منقول ہیں۔
 مقبول اسلایان ہی اور یہی دیکھ لینا چاہیے کہ بموجب تصریح اس مقبرہ و مقبول منکر کے نقش و رسم
 مسجد بخلاف من صاحبو یہاں کہ بلوغت پر پہنچنے پر ایسی ہی مسجد اقامت اجماع من صاحب مسجد
 قاضی عیاض نمایان جو پہنچنے تک کو چاہیے کہ دستہ بازی یا افزائش درازی منکر کے غور کرے کہ صنفی
 میں مقبول چند کتابوں کے خاص اس کتاب کا نام ہی غضب خدا کا بدین مضمون لکھنا یا کہ معجزہ و معجزات
 بنین ہو یا خیر و نقصان عبارت حاشیہ پر لکھی جاتی ہے اب ہر شخص خیال کر لے کہ اگر کچھ مضمون
 یا مضمون غیر مہربان ہی نسبت ہر صاحب کو ہر کچھ لکھتی تو کون کونہ ہو کر رہتا یا کیا کچھ
 کہ وہ کثیر ہوشین ہر صاحب کو ہر کچھ لکھتا یا تو کچھ زبان پر ہے لیکن چونکہ وہ صاحب مضمون
 ثبوت بلکہ عدم و جو صاحب ہر صاحب کو ہر کچھ لکھتا یا تو کچھ زبان پر ہے لیکن چونکہ وہ صاحب مضمون
 ہی ہر صاحب کو ہر کچھ لکھتا یا تو کچھ زبان پر ہے لیکن چونکہ وہ صاحب مضمون
 کا عدم ثبوت و جو صاحب کو ہر کچھ لکھتا یا تو کچھ زبان پر ہے لیکن چونکہ وہ صاحب مضمون
 قلب پر نقش ہے اور قلب پر نسبت مقصد ہی او سلی پر وہ لکھ گیا چشم بھیت از سر تا پای بصیرت
 تو بصیر چشم سر پر ہی پر وہ لکھ گیا مہربان کو را و زاد کا بدین کہ کتاب مضمون من مضمون
 اصلا و کہانی ہی نہ دیا اسے اپنی حفظ و امان میں کہی مضمون آیت ختم ہند علی قلوبہم و علی سمعہم
 علی اصباح ہم غشا وہ کا مصداق گویا چشم ہو کر نمودار ہو اس غشا کری یہ غشا میں کریں کہ سب
 سے اس کتاب کا نام چشم کتب دیگر درج ہو گیا لیکن عند العقلا یہ غشا رنگ قابلیت درج مقبول کے
 بنین رکھ سکتا کہ نہ کہ جواب میں مفاد و اشاعت کیا فرما دیں گے بلکہ ہم کہتی ہیں کہ یہ ہی خالی
 از حاشیہ بنین کہ اس وقت ہی بصیر و بصیرت پر پردہ ہی رہا اور اگر بالفرض نقد پر خیر و خیر
 خدام کا مقام اشاعت و طبع علی من آیا تو ہی خالی از معجزہ یا اثر استحال بنین خافہم اہل تہجد

اور اگر تعبیر دیکھی کتاب مرقوم کے نام لکھ دیا تو زبیر جرات علیہ السلام اور اس کے اصحاب کی غالی ہونے پر
غرض ہمارا مطلب کہیں نہیں جاتا اور پھر کتب اچھے میں کیا کر سکتے اور لکھا نام ہی بتایا نام سید علیہ السلام
ہی کما سید نظر فقیرا فسوس صد فسوس یا اینہما اے فضل اور علم درموسیت کہ زبیر اور پھر دریا
معجزہ مخبر صادق مرکب ہونا اسکا مقام عبرت ہی ان ذالشی عجاب کا قصہ دیا اولی الالباب اسل
ایسی ذی مغفون کے اور ایسے صاحب جرات کی بعد اسی مضمون آیت مثل اھذین حملوا انتھور انتھم لم
چھلو مکمل الحار کھل اسفارا اور ارشاد شہدکم کشف الندی استود قدرنا دوسری حضرت محمد راوی
جامع المعجزات میں لکھتے ہیں کہ ماشی علی الخ لا کان تحت قدمیہ تزکرا وکھن ابی بکر صدیق رضوانہ قال
لیلہ الفار شتر قد می الہی علی الخ کما حیثیہ علی لطین فقلت یا رسول اللہ ان الکفرۃ یعرفون انما
قد میک یظرون بنا فقال اعم یا ابابکر کسختہ قد نبأ ان ربنا باذن اللہ تعالیٰ ابی ہما یوسلما فوہرا
غور کر اور دیکھو کہ صفہ دوم میں رسالہ منکرہ کی صفائی کہ کسی ایک صحابی اختیار کیا ہے یہ ایسی
باسنا و ضعیف ہی یہ معجزہ ثابت نہیں ہو پھر سوچو کہ ایسی صاحب صدق دیا کو کیا کہنا چاہتی
معلوم کہ حضرت ابابکر صدیق رضی عنہ زیادہ کونسا اور صحابی متصف بخیر اپنی اپنی دلیل تجویر کیا ہے
اور فضل ہونے میں شک کرنا لامحذور ہے بہت حاجت کی سبب کی جانتی کہ کون بجا ہوا ہے یہ نہ کہ
فکر کریں کہ کس صاحب میں شامل ہے یا اس حدیث و روایت کا مرتبہ ضعف سی ہی کتر کسی اور ڈب سے
تعبیر کریں جس میں کسیر کا ضعف ہوتا ہی نہیں اور اگر بالفرض یہ بات ہو تو ہی اولی لکھا کہ
ادعاصرف وجود ایک کتاب معتدین بہر کیف ظاہر و باہر ہی نہیں معلوم ان صاحب کو کتاب بظہر نہیں
تو کہ بیانی سے کیا مفاد ہی بخیر بلاکت میں ڈالنی نادقتین امت مخبر صادق کہ اور شاہد
روح سیر کہ اب کہ علاء کا بخیر گئے ایک تو بہتان کہ کسی صحابی سے باسنا و ضعیف ہی ثابت نہیں ایک
کذیبیت صدیق اکبر کے ایک بیگانہ کو گون کا ایسی دہوکہ سی جس ہزار عام دغاض و اذعلا

L. [unclear]

افضل از ان
بفرار از کما فیض شاه

مطهری کفہ زدن و این سجده است نزد حرمه از جنہ قبلہ کہ سیکویند اترسم بعد از حضرت پست و
در غریب اترسم بعد از آن سجده مبارکہ آن سرور کہ بر آنجا تکیہ کردہ بر سنگ دیگر آثار انگشتان آن
کودم زیارت آن تبرک می جویند انتہی یکسیوسین پیشتر خود الخو سحر در اج میں یکسو
میں اگر نرم کردہ سہید بر آواز دزد نرم کردہ شد سنگ سخت بر آن حضرت انتہی حملسیوسین
ابن جوزی کتاب وفاء بقول منکر بہادریں یکسو من قال ابو نعیم الخ فاما داخل رسول اللہ الفاس
الاصم الی الجبل لیخفف منہم فلان شد الجبل حتی اذ خل سم واستردح الی حجر میں جبل
فلان رحمتی اثر فیہ بزرعہ وساعده و ذلک مشہور بقصده الحاج ویرثو عادت صفحہ
بیت المقدس کہیئۃ العین فرابط بہا دابترہ والناس یقیمون بذلک الموضع التبرک الی
الیوم یقیمہ اس جگہ پر ہم یاد دلا دیتی ہیں کہ منصف باختر یاد کری ہو دیکھئے کہ مثل مواہب
کے اس کتاب کی نسبت ہی تشریف فرما کو منکر بہادریں فرمائی ہیں نقل عبارت اتنی سنچہ جو ہرینہ
صفحہ کے حاشیہ پر اس جگہ کہ یکسو من قال ابو نعیم الخ فاما داخل رسول اللہ الفاس
معجزہ الائنہ سنگ کہ یہ محقق رہتا کہ تہا ہی اصل کتاب کوئی منصف تطبیق دی یہ پروج منکر
اوس شخص سے یاد کرنا چاہیے جبکہ کہ ایسی ذی کردار ہو جو بات قرآنی اور احادیث حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر کلمہ حافط عبد اللہ متفقہ حقیقت کا بخار دالانوار میں کہتے ہیں
اگر کہ یہ سی پائش شیعہ بیان کیا منکر کہ ہو تو عرق شرم میں ڈوبا پاتے اور پھر کہیے لفظ انکار اس
معجزہ رسید کردگار کا نہ بان پڑ آوی رہے ایمان کو لازم سی غور سے اس غلط موتمن شنی کے
ارشاد دواہد اکو بغور دیکھ وہ یہ سی واما معجزۃ اثر قدم النبی علی الصخر فقد بلغت عند مسلم
التبرکۃ اعل منکر لم یظفر الی کتب اسبیرہ احوال اخیرہ منبر انتہی لہیے حافظ مدوح فرما میں ہی
معجزہ قدم نبی کا تحقیق پوچھا ہے نزدیک پھر جایو بھیجئے شہرہ لونیے اس سونہرے کتب

کرتا ہی آنحضرتؐ سے نبین باقی رہتا اور برصحتی اپنی کے ساتھ جلی آنحضرتؐ کے اوپر اس کی پسند و نواز
 ہو اور سچرخی اس کی پسند و نواز ہو گیا تاکہ سہل ہو جلتا آنحضرتؐ کو پسند لایق تری ساتھ شرم کر نیکی اس سے
 یعنی جب پھر شرم کرتا ہی تو تو انسان کے تجنی یاد شرم چاہتی ساتھ اس کی کہ پھر ہی بعد از حضرتؐ کی
 فی لفت پر باوجود علم ہی کے ساتھ او خدا جلیلہ آنحضرتؐ کی پسند ہی مراد و مقصود معاشعہ جو ذکر کیا
 ہی نام ظہر اور سوا اسکے اس شخص سے کہ کلام کیا اور خصائص آنحضرتؐ کی لیں بلا سند اور عبارت
 سیوطی کے کہ چھ خصائص اس کی یہ ہی اور بعض کچھ سے کہ لایا ہی زمین یعنی صاحب صحاح محدث
 بیچ خصائص کے تہی سو لفظ اچھ کیے جاتی تہی ہر تون ہو جاتا اور سین یعنی بطریق معجزہ و فوق
 عادت تہیہ واضح ہو کہ تمام اس کلام شرح قصیدہ کو بلا طاق لیاں کہ ہر کلمہ ہر کلمہ ہر کلمہ
 بلا سند کو پھر کہ بار دین تہی ہر صوفی اپنی رسالہ شکرہ کی فرماتی تہی کہ شاعران مداحین اگرچہ
 معجزہ و نظم و شعر خود آورده اند مگر کچھ دیکھ دلائل اثبات صلاحیت اعتبار انداز و درجہ عجب ظریف و نیک
 ساز کردہ مطلب را از شرح قصیدہ ہمزہ نگاشتنہ دیکھا کہ خود را پیش گذشتہ تر تم انتہی خود و عبارت
 بعد از اور محیط تحریر نیاورد۔ عبارت مابعدش این است ثم ہذا الذی ذکر ان ظم کو غیرہ من نظم علی
 انحصار لکن بلا سند الی آخر مافی شرح القصیدۃ التہذیبیہ اور بعد اس کی لفظ سند پر ایک کلام طویل
 نقل عبارت شرح العجوبہ غیر خواہ خواہ عوام کی ہر کلمہ کو اور اپنی نسبت میں سے بڑی سند کا کچھ
 یہاں تک کہ حال زور و شور سی کہتی ہیں کہ معنی بلا سند خواہ باعتبار لغت یا اصطلاح اسلحد بہر دو
 طریق قاطع بیہ اثبات شہید است الخ اور دیانت واریہ کچھ ہی کہ الی آخر مافی القصیدہ کہ کچھ خاص
 مستندہ کو خود مضمون کر گئی کہ نقل عبارت مرقوم بقصد شرح جو ہمینی کہی ہو یا اسی سہو یا ہم باشد ہندو
 ہوا منکر کا بوجہ تہذیب و مرد و ہی اول تو کمال ظہور دیانت ہی منکر کی کہ ریت سیوطی ہی
 محتوی سند زمین بعد از صاحب صحاح پیشوا ائمہ حدیث کے کلام و اعتماد جلی سند کا صاحب و غیرہ

را از حدیث مولوی احمد سعید صاحب حدیث

یہ تو بڑی
 کوئی ان کے کیا دوسرے
 حضرت سلیمان کو
 نظم و شعر میں
 صاحب صحاح
 میں سند ہی نہیں
 کہنا ہی بلا سند ہی
 ضروری البیان کی
 جہاں سند نہ ہو
 جہاں سند نہ ہو
 یاد ہی ان کے
 یونان ہی ان کے
 حاشا سند اور کچھ
 مستندان ہی

سی قریب ظاہر ہوتا ہی قول شارحین سی ترجمہ کر کے نقل کریں اور تفسیر کلمات صاحب موصوفہ
 وغیرہ میں شریں اہل سیر ہر حد سے ماقتدین حضرت صدیق اکبر تک کو پیشیت رکھو و سب سے بزرگ
 مرقوم کو بلا دلیل غیر صالح الاعتبار لیکن فاعبر و اما اولی الایصار دوسرے نسبت دینی نیز نگہ باز
 مومنین شیعین معجزہ خیر صادق کو خود شہیدہ باند ہی منکر کی کچھ عین عین نظر اسوۃ جانبین کو
 شیعین کو باجانب سر در کائنات اور منکر کو با منکرین معجزات کہ وہ معاذ اللہ حضرت کو ساحر تفسیر
 ہی کما شہد بہ کہ اب اللہ العزیز المنان اکھمد علیہ السلام قد جعل لنا فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ
 یا یہ کہا جاو کہ اب کچھ کہتا منکر کا منظر صدق المرء یقین علی علقہ کا یا دہی کہ ترک عبارت
 حسب عوم منکر اصل مفید مطلوب ثبت بنسبت بطل عبارت مذکورہ یادہ تر مثبت ہائی مثبت ہی کیا
 سیطرہ تقریب علی الفطن اللیبیک چونکہ مثبت کو ضرر نہ ملے اسلئے منکر زبانی شارح قصیدہ ظاہر کرنی ہی سہی ضرر
 اوتنی ہی عبارت ضرر بیان کر دی ہو مگر ناظران با بصیر پر ہوید کہ منکر بہادر ایک مگر اقول
 سی ذکر کیا اور در سہرا مگر اجسین کہ سند متقدم ہی پیشیت کیا اور صلا مضمون لا تلبس لحتی بالابر
 و تلبسوا لحتی وانتم تعلمون اندیشہ کیا تیسرے طرف اس کلام شارح کو حسین کیا مگر بلا سند ہی
 دیکھو آپ مہوت ہو میں سند انکا اور مفید منعم زعم کرنا صا اقرار ہی خیانت کی یا انہما
 عدم بلوغ مقصود و ام کلام شارح اور سہرہ عدم ہمارے ہی اطلاعات و معانی کلام جامع
 علی حدیث و مصطلحات محدثین ظاہر کہ ہر اور شخص سو ابونا محض علمائین بلکہ اس عبارت مذکورہ
 میں ہی ہر حیثات کا ایسی باز نہیں آئی کیا ہو ظاہر علی ظاہری عبارتہ المنقولہ و منقولہ المرقومین
 المنسجم الصمیمہ بالجلد ہر کیف مقصود شارح نہر طریق قاطع منہ انکا منکر ہی
 اس کو جو بات کثیرہ سبب و تفصیل ظاہر کرتے لیکن یہ عجیب مقصود اختصار ہی سہی ضرر
 چند و چند قصص ہی کہدی ہیں منصف غیر متعصب نظر ان کی بھی تو دافعی ہی کہ منکر ہی محض ہو گیا

بجای بلا سندی او و سمجها بنین که مقصود از شرح کیا بی او سبب است که در علم و معارف است
موقوف به یاد و بی اثر استلال معلوم از شکر و راهی فهم و ادب که کلام در اما تو بیش از معجزه که تشریح شد
استند جاستاد و بیان لا اما اول وجه تو هم موجب یکی عبارت بود از جمله کی مطابق و اصطلاحی جهان
علمی محدثین که قی من باین علم کلام و اصل بلاغت و معانی یکی نکات و باریک و کویا و این مختصر که
کلام شایسته بی کاشم شمس وسط استوار و راهی که معجزه سندی کیو که ده ذکر ناظم و بعضی اخبار که سندی
کتاب بی نه اصل معجزه که او در مویده یکی عبارت ماقبل و مابعد که استیضاح فی الوجود الثانی منکر حیوتو
کمال و عوحدت و در حدیث فقهی کبری من ترائی سی که قی من اعجاب العجای بی که فک کلام بلا سندی
و بی و بی که من آگهی که انکار معجزه کرنی لای اگر کلمه غیر ثابت زبان شرح ی نکات تو خود جدا احوال
منکر هو جا که ذاق اس کلام کامر اصطلاحی برین بر سویدا سو کا یعنی بالغرض اگر لکن تغییر ثابت بی
کونی شوق بکتاب بی معجزه حدیث و کلام اصل حدیث نفی کو کام بنین فرما سکتی منکر بیو طریقه جمع
بین الروایتین الصحیحین المتضادین شاید یکبار بی بنو گای و سی مقام من تو بنین تو کم کیا ک نیست
صفتین و صلحا کو دیتی بنو علی بالحدیث عرف لکن بلا سندی تو امیطر اگر غیر ثابت بی خاصیت بییت و
معجزه موقوف به بنو تاب بی انکار منکر مرد و دتها اگر منکر مقدس او رخا تمه شرح سطر السعاده که منکر جو
دیکمین او رجحین تو بی بی و بی که نه کما وین هم حرر اللطوف حرف نظر بر بیت بنو بی عبارت مقام جاست
خاتم کی نقل که قی من بد اند شیم مصنف صاحب تدها و تقدس ریخا تمه بسیار تو غل نمود و مبالغه
فرموده است و مقام استقامت آمده و تقلید بعضی ازین قوم که متوغل اند درین باب کرده جمله از احادیث
جرح و طعن نموده است بعضی حکم بعد م صحبت کرده و بعضی بعد م ثبوت و بعضی حکم بوضع و افتر نمود و
بعضی خط رد و بطلان کشیده و حال آنکه دران میان احادیث است که در کتب معتبره مذکور است
درد و کبرای علمای دین انقضای محدثین مقبول و ائمه قدس سرک و احتجاج دران خوده سلطانان

تدها و تقدس ریخا
تمه بسیار تو غل نمود
و مبالغه

محققان را بر این امر تاکید می‌کند که در هر صورت، هر چه در این باب گفته شده، باید با احتیاط و تدبیر در نظر گرفته شود و نباید به سادگی پذیرفته شود. همچنین، در این باب، به این نکته اشاره شده که در هر صورت، هر چه در این باب گفته شده، باید با احتیاط و تدبیر در نظر گرفته شود و نباید به سادگی پذیرفته شود.

باب طایب در وادی حیرت و وحشت اندازد اما علم مردم صحت محسوس اصطلاح مخدومین چند را در این باب ندارد و در حدیث چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلا است و دایره آن تنگ جمیع احادیث که در کتب مذکور است حتی در این شش کتاب که از اصحاح است گویند بنده با اصطلاح این صحت است بلکه قسمیه آنها بصحاح باعتبار تعلیق است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن و ضعیف و غیره بر یکی از این اقسام سابقا معلوم شده احتیاج با عاده مکرر آن نیست اکنون که می‌خواهیم نفی صحت از حدیث بکنیم و می‌گوییم که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول بکنیم که صحیح لذاته است یا احتمال آنکه حدیث ضعیف و تشدید که در شرط و صحیح که در حدیث باشد موافق اینها بعضی درین با نقل کرده ایم و قولی که گفته بصحت نرسیده نفی صحیح غیره بود یعنی در حدیث صحیح و بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدیهه صحت نرسیده پس بر دویم صحیح نموده بایان آورد و عبارت صحیح نشده و صحت نرسیده یک معنی بود و بر تفهیر صحت چند امور صحت و وحشت نبود اما آنکه می‌گویند ثابت شده و بی‌شک نرسیده ظاهر نفی درجه دوم است که حسن لذاته و غیره و نفی مرتفع ضعیف نیز احتمال دارد و جمیع تفادیر تواند کرد و نفی لفظ حدیث بود و حدیث باین لفظ مخصوص صحیح نشده و بی‌شک نرسیده بلکه آنچه بی‌شک رسیده لفظ دیگر است مضاف حدیث درین باب بسیار دارد و باید که تغییری که در لفظ رود و او را حدیث دیگر خوانند الی آخره او بر حق محقق محدود شده بلکه گفتاری همچنانکه در مسایل فقهیه اختلاف است که یکی بر وجود دیگری بحدیثی است و دیگری بر عدم آن و بی‌شک با جهل و اگر کرده و دیگری که او را دست داده و نیز مثل این اختلاف راه دارد و بوقوعی آید شخصی یا جماعه حدیث را تضعیف نموده یا بضعف کرده اند قوم دیگر آنرا تصحیح رسانیده و اثبات نموده این بر مشتمل و مختصر حدیث است نیز باید دانست که از این اتفاقا احادیث جماعه آنکه درین باب و از او دارند و در تضعیف

در این باب، به این نکته اشاره شده که در هر صورت، هر چه در این باب گفته شده، باید با احتیاط و تدبیر در نظر گرفته شود و نباید به سادگی پذیرفته شود. همچنین، در این باب، به این نکته اشاره شده که در هر صورت، هر چه در این باب گفته شده، باید با احتیاط و تدبیر در نظر گرفته شود و نباید به سادگی پذیرفته شود.

اینکه این نظر با اتفاقا در حدیث و روایات

[illegible]

بشمول صاحب جاری و صاحب مسلم انکا نام نامی پر وچ کر کر مشورہ میں لکھیں میرا کہانی اور اس کے
 الیہم کافی سند الی النبی لانیہم قد فرغوا منہ وغیرہ یعنی تحقیق میں جو سند کی حدیث طرف
 ان حدیث کی تو گو یا معنی اسناد کی طرف بنائی اسکی کہ تحقیق فارغ ہو گئی وہ دوسرے اور یہی ہوا کہ
 اوہوں نے ملکہ دوسرے اسی جہ سے کہ تعلیقات ہی مقبول کے مقبول مقبول ہیں چنانچہ تعلیقات
 الی عبد اللہ بن اسماعیل بخاری کہ بالاتفاق مجزوءۃ الاعتقاد والا اعتقاد ہی اس میں غرض فرمودہ کہ معلوم
 جس کی کہ بہاد تمام عمر حاشیہ شرم بخاری و خلاصہ یہ ہیں تو وہ بونہی بناوٹ تو تحقیق نہ ہو سنا و
 طرف زین کے یا بخاری و مسلم کی مثلاً اسی ہی حکم کی بعض کی الی اصل قابلہ بخاری و یعنی تاہم بخاری اور
 صدیق اکبر بخاری یا ابو مصعب بن ابی حنیفہ بن طریق المتن اور فرم الحدیث الی قائلہ وجود صحیح روایات
 مثلاً اگر کوئی شخص حدیث نقل کرے تاہم تعلیقات بخاری وغیرہ تو گو یا کہتے ہی ابو عبد اللہ بخاری سند ہی معتمدی اور
 اس طرح زین صاحب صحیح جو سیوطی نقل کرے تو گو یا کہ زین صاحب صحیح سند ہی معتمدی یا گو یا کہ
 زین صاحب بخاری ہی ہم اسے نقل کرے میں پھر یہی ہم سند میں کہ بلا سند ہم وغیرہ بخاری سند ہم وغیرہ
 گرفت کر کے ہی انکا سند فرمودہ کہ سند بخاری ہی عین نصیحت کہانی ہی اور اسے تقدیر قبول میں اصل
 ہوا اتنی مصرعہ لکھا ہوا نہیں اسکا کہیں قسم کا الخضرہ مقصود شراح یہ کہ ناظم اور بخاری فی بلاد سند
 ذکر کیا کہ یہ تحقیق بلا سند ہی چنانچہ سیوطی بخاری زین صاحب صحیح مدح تصدیق کر لیا جو اب تک بہاد نہیں
 قد تو الی اور ترجمہ رسالت پناہی مدینہ علم کا کہ کذا فی حاشیہ اور کذا فی خلاصہ نزول اشارہ یہ وہ طریق
 قاطع چیم نہیں است الی آخرہ تاہم تیر بار گشت پیدا کیا ہم اصل عبارت اس کے حاشیہ نقل کر رہی ہیں کہ اگر
 صبرہ میں بعد ملاحظہ تطبیق خط نام اسکا حکم میں علاوہ اسکی ہم ایک دفعہ سری ہی لکھی ہر شکی کہتی
 میں ہر شخص غور کر سکتا ہی تمام کتب فقہ میں یہاں اور ہم صد و کتر و کتر وغیرہ اس طرح دستوں و قضا
 ہے کہ میں صاحب احادیث و روایات ہے کہ حسب طریقہ عدوہ سند ذکر اسناد ہرگز وہیں نہیں لیکن کوئی علم

[illegible]

[Handwritten signature]

[illegible]

۱۲

Handwritten signature and date: 10/10/10

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين أجمعين

[illegible]

11

۱۰۰

10

100

هــ

10

1

5-2

10

10

10

10

3.1

سواي دهيده بغيره صلاي مي كنن و كان اوايمش على الرل لاري المثل كن ايشر قدمه في الصبح
 انتهي شيتا ليسويين عايطا امام احمد بن محمد مقرئ فتح المتحال بين قنا و شيخ جلال الدين سيوطي
 سي لکتي مي که کسی شخص سوال کياد شيم سے کہ مل ذکر تجلیہ و الطرطوسی فی نفسیہ ما ان الفنی لما حضر
 الخندق و ظهرت العشرة و خرجت الصحابة عن کثر نزل الی الخندق و ضربوا ثلث ضربات و انزلوا
 له و قسنت صحیح ذلک ام ضعیف تو جواب دیا شیخ فی کہ اما حدیث العشرة التي ظهرت فی الخندق و خرجت
 عن کثر و ضربوا ثلث ضربات فکسر فانه صحیح و رد من طرق باعفاط متعددة فانه راجع الیه و ابو نعیم
 دلائل النبوة من حدیث عمر بن عوف المزنی و من حدیث سلمان الفارسی من حدیث برابن عازب و اصل
 فی الصحیح من حدیث جابر قال انا يوم خندق الحديث چو ايسين ابو عصم که محدثي کليہ صاحب
 بن ج نواد القصص کے لکھتے ميں جاليسون بابيں معجزة دوازدهم مرد از عارمه گفت کہ بود سونخه او
 که تير بر شكم می شدان شد تحت قدم و پنجه که حديد دست و او د و پينجا ليسون ابو بكر
 احمد بن محمد بن العباس السجستاني حديث تفسيره في معاني القرآن من تحت قوله تعافيه آيات منيات مقام
 ابراهيم لکتي ميں رد قوله تعافيه اي في البيت منيات اي علامات و ضحيات مقام ابراهيم و جابر
 و انما تقدم ان في مقام ابراهيم عن نبأ البيت او عن غل امرة اسمعيل بن ابراهيم و جابر في ان من
 و ان هم الواهم ان الحرج الصلب تحت قدمي ابراهيم طينا كالعجور الطين فادب افضلية محمد مع ان
 على جميع النبيين المرسلين بل على تمام المخلوقات تامة بالاتفاق قلت ان لم يكن الحجة تحت قدم
 بل تحت ذرعه و ساعده ايضا ثابت بالدلائل الساترات و الحجج القاطرات كما تبين ذلك الكلام في
 تضاعفهم مثل امام ابي سليمان احمد بن محمد بن ابراهيم الخطابي و محمد بن المكي و اسحاق بن ابراهيم که امره و
 بن صالح من سعيه بن سويد في اعجاز النبوة فثبت افضلية هذا الوجه ايضا و بهذا الظاهر يطردون قول
 من قال ان في سناد تلك المعجزة الترفيع اسنادا الضعيفا فلا يخفى که هو ادس خافیه کثرت بيان و
 من قال ان في سناد تلك المعجزة اسنادا الضعيفا فلا يخفى که هو ادس خافیه کثرت بيان و

که در حدیث جابر بن عبد الله بن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم
 ان من شئنا ان نعذب به من امتي فاعذبنا به و ان من شئنا ان نرحم به من امتي فارحمنا به
 و ان من شئنا ان نضل به من امتي فاضلنا به و ان من شئنا ان نهدم به من امتي فهدمنا به
 و ان من شئنا ان ندمر به من امتي فدمرنا به و ان من شئنا ان ندمر به من امتي فدمرنا به
 و ان من شئنا ان ندمر به من امتي فدمرنا به و ان من شئنا ان ندمر به من امتي فدمرنا به

که در حدیث جابر بن عبد الله بن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم
 ان من شئنا ان نعذب به من امتي فاعذبنا به و ان من شئنا ان نرحم به من امتي فارحمنا به
 و ان من شئنا ان نضل به من امتي فاضلنا به و ان من شئنا ان نهدم به من امتي فهدمنا به
 و ان من شئنا ان ندمر به من امتي فدمرنا به و ان من شئنا ان ندمر به من امتي فدمرنا به
 و ان من شئنا ان ندمر به من امتي فدمرنا به و ان من شئنا ان ندمر به من امتي فدمرنا به

بین ایک آئین کا مقام اور ایسی ہی کردہ پتھر ہی سخت ظاہر ہوا اور میں نے ان قدم کا اس پتھر
کو گہری ہوا و سپر پر ایسے نزدیک کیا کہ یا نزدیک ٹھانی بی بی اس میں کے سر پر ایسے کا یا جس کے کا
نی کو گو نکو دہی حج کی اور گروہ ہم کسی کو ٹھوہ ہم کر یوالا کہ پتھر سخت نرم ہوگی نیچے قدموں پر ایسے کے
مثل خیر اور مٹی کے تو کیا و صبر فی فضلیہ محمد آبرہیم پر باد جو دیکھ میں فیضیت آنحضرت تمام انبیاء و صل
پر بلکہ تمام مخلوقات پر باقائے نبی است کہتا ہوں میں کہ تحقیق نرم ہونا تیر کا نیچے قدم ہمارے تیر کے بلکہ
نیچے فرارے اوسا عدا کی ہی ثابت ساتھ لایا ہرہ او چشتیا قی برہ کی جیسا کہ خبر دار کیا ہی ساتھ
کا ملون پیہ علی علی بن کا ملین الہی قی اور تیر کے ہی حج تصنیفوں میں کے مثل امام ابی ہلیم احمد بن
محمد بن ابراہیم الخطابی اور محمد بن الکی اور اسحاق بن ابراہیم کی اس طرح تفسیر کی ہی معاویہ بن صالح کی
سعد بن ویدسی حج اعجاز نوید کے میں ثابت ہو فضلیہ آنحضرت کی ساتھ فرمود کی ہی اوسا تہہ اسکے
ظاہر ہوا البطلان قول اوس شخص کا جو کہی اسناد میں اس سحرہ شریفہ کی اسناد ضعیفہ میں خاف اب
سکر سب کو بصد بزارہ اور کتب خانی امامہ علیہ السلام کو نوش تھا کہ کی جیسا کہ ہر چند نظر بشارت کا
خادم الا تبار و لجاذا اقرار علم و جو اثر دالات میں الموصوفہ فاضل شہادت و وجہ ہند میں و شاہدین
عاد فین مقبولین و ان معی الخا کے اور تیر کے تفسیر و تنبیہ شافعی کی خصوصاً و عمدہ ماکر التفسیر ایل و فا
صا شرم و حیا کی لٹی کافی اودانی تھی مکن ہمیں نظر بر صغر اشکے قرار دے اوس شفا نام حصیم مقام امام
خدا کے باوصف خفیج مجال ای بقال سیرہ کتب تفسیرۃ الوصول اخری بھی عجائز بطریق شنیہ نمود
خروا ظاہر کرد یا حصین احادیث مرویہ حضرت ابابکر صدیق و عمر بن عوف و زید و علی بن سلیمان بن
وجاہ و کفر و غیر ہم صحابہ کبار و تابعین و ترم با بعدین مداح حصین صحابی بھی رعا یا ان غمدی اور ثبوت
عمومی و خصوصی نقش و بی نقش متواترہ خستہ حیات کھلا و ثقافت انا کی لب صحاح و تفسیر معتبرہ مفسرہ
تفسیر حیات اسناد و تویہ و نبیات عدم ضعف بلکہ ای لای کا شکر اہل بیت و تفسیر کا تفسیر وسط

تفسیر احادیث و الآثار و قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہی ہر بار معجزہ الہیہ نمایان ہی تھیے ایک میں نشان قدم ایک میں جوشان کیونکہ محبت
 ہی ہی الہانہ نامکمل ہے اور تانی الجمع و اعلیٰ اولیٰ سی ہی یعنی حضرت ابراہیمؑ ہی ہی اوق اور بالائی
 و ان پس قسم ابراہیمؑ ہر بصر بصر رسول کریمؐ ہی نرم ہوا کہ جب اپنا ویسا ہو گیا سحان
 ایسی مقام میں اگر کوئی شخص غیر کسی یا سلمان روایت کرتا تو اسکی تکذیب ہی کوئی سلطان
 خدا رکھ سکتا ہے خدا حضرت صدیق اکبرؑ ہر ہر آدمی کوئی آدمی راوی کوئی پوچھ
 انگریز آدمی کیا نصیب نصیب میں ان فضیلہ کی اس روایت کی کوئی مخلوق شرعی کوئی آیت یا
 سنی لازم آتی ہو نفی ہو کہ وہ بخواہ نصیب حق منہم اسکی بسند موجب اپنی ہر وہ کہ طریقہ حقین
 کی وہ سر انفرادہ و عدم روایت دیگر ان سوا لیلۃ القادر الاسیر ہی بیان مفقود ہی
 کیونکہ روایات تو چیم غفیر رواں مصحات تصد رازد کتب کثیرہ و محولہ حادیت و تفسیر
 تفسیر کتب و علم کشف الاسرار و غیرہ جامع کثیر موجود اور کاشمیر سے پہلے
 روشن و آشکار میں پیر قیاس نامنصف علی اور حوالہ مقولہ ابن ہمام کا مقام پیر قیاس اول میں
 سنی کوئی حقیقت لیجانی ہی سکر جو عقل پر نہیں معلوم کیا پردہ پر گیا ہی خدا جانے شہادۃ
 کوئی عرض کا نام جاتی میں یا کس موت کس شکل کے چیز سمجھتے ہیں بقول ابی بندہ کے لکھا طوطی اکبر
 بندہ نہ ایہ نہیں کہتا کہ کوئی دیکھی گاہنی کا تو کیا کہی کا بیان کوئی آدمی منفر کے مجمع عام میں
 جامع جمود وغیرہ کے روایت کی اور اور وہ اس مجمع میں روایت کی اور تکذیب کے ان سکر کو لازم
 ہی علاج کرین اپنی داغ کا اور استشفاع برود و استغفار عمل میں لا دین تھیس کے اگر کوئی صاحب
 عقل و ادب نظر بر جماع کردہ کثیر متبعین مقرر معجزہ مرقوم کے کہی خود عبارت محولہ
 سکر و ان فی ہی کہ تمہارا گشت بد کیا کیونکہ جب وہ سکر ہمارے ہی ہم صاحب انکار صاحب شہادۃ
 ہا سکر ہمارے حاضر ہوا کے کہ ہر راہی انکار کے ہر آدمی ہے کہ شہادۃ انکار سے اور وہی عدم جرم

بسبب عدم توقف مردم رویت اسلمی شیخ عبداللہ بن سید علی بن ابی طالب علیہ السلام
 باطلع شیخ خود واضح ہو گیا مصداق حدیث کہ شیخ نے بعد وقوف رویت اسلمی شیخ صاحب جوع قول اول
 تو نہایت ظاہری علت انکار صاحب قیام رقم ہو گئی اگر صاحب قیام نہ تھا شیخ ہیرو وقوف پاتا
 پھر وہ بھی مثل شیخ رجوع ظاہر کرتا نہ قدرت فی محل ان العلول رقم عند ارتفاع احدی تو مگر منکر قدرت
 برمان اللہ بن سید علی بن ابی طالب اور شیخین جمع کثیر و جم غفیر مثل انی جمیع جمہورین رویت احادیث
 روایت صحاح و کمال فضلا اب و یکمین منکر حیو او شیخین آوین کہ مشبہ کون ہوتا ہی و مشبہ کون
 توفیق و تطبیق مضمون مستند کہان اور آماجگاہ تیر بار گشت کون اور کہان اور کون مگر ہی اب
 بغیر و تامل ملاحظہ فرما وین قول منقولہ شیخ ابن ہمام جو رقم فرمایا ہی کہ از انفس و واحد خبر کہ
 خلق کثیر مشبہت کی ہو یہ یا منکر بہاد کے لئی تنبیہ یہ یہی یا و رہی کہ عند اہل العلم و الایقان
 زیادہ تر باعث عدم تصریح اسمی ہر ایک قابل کا بطریق غفہ اور سبب عدم اظہار رقم الحدیث
 الی کل قاریہ علی ما طابق بتعرف الخصاص و حاشیہ شرح النخبہ و غیر ما نسبت بشیہ تکلیف علی صاحب
 اس قسم کی محجرات یہی واضح و واضح کہ از بسکہ یہ امور خلوت او خلوت من عموما و خصوصاً بطریق
 خرق عادت واقع ہوتی ہی تو خاص عام بلا خلا ایک زبان را و سو سو کثرت نسبت فی تخصیص
 روایت سنی نہیں متغنی کرد یا کجا شہد بہ قول صاحب الموابہ بہ مشہور قد یا و حدیث الخ و قول صاحب
 الخلال قد اشتبہا المحققون فی تصانیفہم من الثقات و کلم بعض الخلیل الاعور المتفاضل علی عدم شہد
 المعجزۃ فیہ من فرط جہل و عدم مارتہ الخ اور مویہ سبکی ہی تمام تصریحات مرقومہ تصانیف سبکی
 وغیرہ اور ہی جمع اسمی مورین مجمع علیہ اہل ایمان و ایقان کما اشارت الیہ من تصریحات شیخ
 و الامام احمد فی ذیل الروایۃ الامم و الثلاثین سویشیر احسن کر ایمان سندین سبکی کہ معجزات
 آیات فضائل ہی ہی مستکلف نہیں ہو سو عبادت مقدمہ صحیح مسلم اعنی عن ابن سیرین لہم کچھ خوا

صلفین و انکی بوی نوزاد
 صلفین و انکی بوی نوزاد
 صلفین و انکی بوی نوزاد

ایستادن انفر محموله منکر اس مقام میں بھی لائی محض اسطی اعوای عوام کا لالعام کی و منعم
 علی غیر محموله اس مقام میں بھی لائی محض اسطی اعوای عوام کا لالعام کی و منعم
 در قسم کی حقیقت عبارت اور باطنی باند ہی جو منکر باند کی بے بین اور دنیا
 بی دنیا و ہو کہ باز یوں منکر باند ہی جو منکر باند ہی جو منکر باند ہی جو منکر باند
 اور منعم میں اسکی نسبت برائیکل قسم کی اقوال پر وبال کے قول قول الکی نور یا انصاف
 زاید و کثرتی العقل و کثرتی الاشارة بتبیین هم ایک اور تقریر بیست و شصت و شصت و شصت و شصت
 میں کہ ہمیں بھی صدق و ایتقان لاویں تو بالکل از سر تا سر پانچویں دست و پانچویں دست و پانچویں دست
 کی بوی نوزاد ہوگی و در یہ ہم بطریق تنزل اخیر حق تسلیم ہی کہ نقل کثرتی باشد یا پ
 خبر و اثر کو باطنی کسی نامعبر بلکہ کافی اسق فاجر کی تصور و ماہر یعنی یہ خیال کہ کہ کثرتی باشد یا پ
 صدق و اخیر خدا کی کثرتی باشد یا پ کثرتی باشد یا پ کثرتی باشد یا پ کثرتی باشد یا پ
 ان جا کہ کم فاسق و دنیا فقیہ اپ کو تحقیق اسکی ضرورت کر لیا ہی کہ نظر و پیرا نظر المومنین خیر او
 الکلام و قد بعد ہی بھی ضرورت اور پیرا خیال اسکا کہ کثرتی باشد یا پ کثرتی باشد یا پ کثرتی باشد یا پ
 یعنی انرا ان غیر بدہا متصور لازم او ضرورت کا لا یعنی علی الماہر العظمیٰ تھا و فی الحقیقت تو تحقیق کرنا تھا
 کہ اس خبر کی کثرتی کون کون لوگ میں اوصد و اس قسم انکو کا کثرتی ہی شریعتی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی
 متواتر کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی
 و غیر صاف صاف کلام و فہم و محذرتی تھا و صیرتہ تسلیم و کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی
 بیو افضل الرسل و خیر الطباع و کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی
 سن الروایات المفترقی فی الذالاب اور علاوہ علی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی
 کہ کہ کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی کثرتی ہی

[illegible]

[illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

چندین سال با وجود کثرت اعادی از اهل غناد و جد اللم او صاف تفسیر نمی کی عبارت
 یہی فیرد اینجا با احترام آیات بیان نشا ہنار شون کی از آہنا مقام ابرہیم و آن سنگی است
 کہ اثر قدم خلیل الرحمن بر آن بود و آن یک آیت است بلکہ چار آیت اول قرآن سنگ از قدم ابرہیم
 دوم غم و قدم آن حضرت در و تکبیر سیوم بقا کی ان قدم مدت تا و سپہارم محفوظ ماندن آن
 با وجود کثرت اعاد و آیت دیگری من دخلہ کہ کردید در اینجا کان آما باشد یا من قبل و عا
 یجی گناہگار کہ پناہ بخانہ آورده است و توفیر از کوکبا است تا و ام کہ در خانہ باشد انہی
 الحاجہ تو اب بصداد بنکر ہما در کوہی عبارت تعابیر چون لا نکاد کما کوئی ہو کہی حضرت
 کلا خاصہ لا برہیم فانی کہ ائین کہای عوض یہ اوچ حسابیت شناسی کوہی نہیں ہوہی یکتا
 بنام نامی شکر ہما در ہی قسم از دل فی لہی تہی کہ سہن حضرت ہی منفرد من وہ حضرت عیسی
 و قوف سندانی اوڑنی شیم کے تازان تحریریت مر قو شکر ہوا تھا یہ جرات علیہ تاثیر اس در کہی
 ان شکر ہما در صلاحہ اقدیر اور روح لشیہ ذہیر سے نہ اندیشہ کی او مروت دین میں جہل کو
 نام فرما ہو خود با صدق و شیطاں العجم چوتھی وہ جو کہ کر او تفسیر کیا ہو کا علوم
 بجا نیکو دیا ہی و حاصل اسکا حسب ہنرانی بر غم دیات امانت تحت میں بجا ہی حضرت ہو کہ با ز اور
 ملط انداز ہی عبت شکر ہنر عبا ہی ضمیر لکنتسمہ الحیو یا باطل الا یو اللہ تعالیٰ ہن کہ فی غل
 ہم ماکنت ایدہم و دل ہم مایکین افسوس بلکہ ہزار افسوس عبارت مجملہ تفسیر کردا کہ ہوا
 نہ کہ تہے حاشیہ پر لکھی جاتی ہی اور تحت میں اس کے تو با فی او طریقی باطل اور در لیں اور اور
 ہو تو ہوا یہ لکھا آدمی طالب علم بھی ل کہ سکتا ہی کہ جانتا ہو ل میں ہی خاصہ لا برہیم حضرت اللہ تبارک
 نفس قدم نہ ہا نہا کیست علاقہ نہیں کہ سکتا اور ہر فرد کی ہی خاصہ مر قو مقید نہیں بلکہ جو
 ہر قدم فی الصحفہ اور غرض الی الکین اور الہ بعض یعنی سنگ مقام دون بعض اور البقاء ہون

بسم الله الرحمن الرحيم

۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

موارد و اطلاقات خاصه ہو کائنات میں سکتا ملکہ منکر ہے جسٹہ اپنی دیکھی ہو کائی ملکہ و باقی
 کو طے لکھوایا اور ہم نے غنیمت علوم و فنون سے ظاہر کیا کہ ظاہر انام طالب علمی میں جو منہ خاصہ کے علم
 میں طے ہو مایوجد فی شئی ولا یوجد فی غیرہ یا ما یخص شئی ولا یوجد فی غیرہ یاد فرمائی
 وجدان عاصی جدا نہیں ہو سکتا دینی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جبار میں آج کل ہم
 ہند خیال کہ خاصہ کی قسم مستعمل ہوتا ہی ملکہ کیا ہی غیر ملکہ کیا ہی اہل ادب کس محل پر کس
 پر اطلاقات کرتی ہو حقیقتہ کہ ملکہ کہتے ہیں اصنافی کسکو کہتی اگر مضامین و معصات شرح جاری و سراج
 شہدیت شایہ حصول اکبری وغیرہ یا ہی حافظہ عالیہ میں ہو تو ایسی ہوگی میں پڑتی ہی جدا بیضیہ
 ہو نہیں معلوم کہ تعدیہ و تفسیر خاصہ لافعال اور ہی خاصہ لتفعیل کتب قدر میں موجود و ان حضرت
 کس بات کی مقرر ہوگی اور قول صاحب تہذیب لہذا بالاقداہ ملکہ میں مصداق تشریح و مختصر یا نہیں
 دعویٰ حقیق نظر عالی نہیں گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ میں ہو تو صرف لفظ خاصہ یاد و دل آلا
 یہ انحصار مقرر و تہذیب الفہم عالی کی جو یہ نظر ماتی او قطع نظر اسکی یا نہیں ہو تو فضل و علم یہی نہیں دیکھا
 کہ خاصہ کے معنی لغت میں کیا ہیں فی القاموس حصہ ای افضل فافہم و تدبر ماہر فطن اس کلام بجا
 نظام کیفیت او ملکہ سکتا ہی و بہ افضل لہذا حصہ اللہ تعالیٰ باور و تہذیب ان تہذیب فضل المسلمین
 قال اللہ تبارک و تعالیٰ ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء تیسرے ملکہ بہادر کو پہلی یہی خبر کہ مقام
 کو آیات کثیرہ قرار دیا جہنم کی حسب ہر بعض ملکہ لفظ خاصہ ہند کہیں بھی نصیب ہو خود جانتی ہیں
 ملکہ قول بعض ضعیف حتی کہ بعض قرات میں فیہ تہذیب ہی چاہیے تفسیر کہ میں ابن عباس و مجاہد
 وغیرہ اور تفسیر دشواری میں ابن ابی السیسی ہی اور سعید بن منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ ان کا
 تفسیر و فیہ تہذیب مقام برابر ایم چاہیے ضعیف و ہی تہذیب آیات کثیرہ و قلیل کہ بعض ضعیف
 کہی کہتے ہیں اور قلیل فطن پر تفسیر کہ بیانیہ ہی بات ظاہر ہے لیکن انہیں غفلت ملکہ اور پسند
 کہی کہتے ہیں

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

منکر جو گوش و گوش سینه کز کلمه خالصه لا براسم یا تو کل محمد آیات مرقومہ کی قید پیری یا آریہ

آخر یعنی بقا و دوں آیات الانبیاء کی شو خاصہ مجموعی کا حال تو جو موت عیدہ و اسطغی صفر استغی

منکا او حقا و کیفیت طائر ماحمال و تفصیلاً ظاهر کرد ما گناب اگر چه آیه از کتب قدما کے ہیں

...میں نے اس کے لئے ایک اور چیز بھی کرنا چاہتا تھا...

[illegible]

عہدہ و تعلیم مستثنیٰ و مبراہین اس سے کہ لا یجوز علی الصغار و الکبار کہ یفران شیئاً نازل فی

سید امجد علیؒ کہہ کر اپنے خطا کرتا ہر روز گاہ سید سوا انہما سلف حضرت امینؑ کی

کتاب الفیہ فی التفسیر

[illegible]

انحضرت کو بھی اس عہدہ سے ملے لیکن کوئی حریت اور قبولِ عمل اس کو دیکھ کر اس پر یاد دہانی ہوئی۔

کیا جاسکے کہ انتہائی سبکی اور محفلِ علما و محدثین میں بلکہ صیانتِ شہین میں بحرِ قضیہ دریا ہو جائے

[illegible]

ی کی یہ دورست و دوری کی ہمیں نسل ہوگا کیونکہ یہاں اس اہم میں جیسا ہی گورن

کلمه ایات بمیات لبیا اور یہ قیام بمیات یا وصف کلمت ایاد اور سطرطها و در بین غیر هم

فخلص النبوة باقية في اوردوسير مع حركات الحفريات من اسي طرح حكايته بدب الحيت سيما

حدثنا ابن مسعود قال قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما من عبد من عبدي

یہاں پر ایک اور چیز دیکھنی چاہئے کہ یہاں پر ایک اور چیز دیکھنی چاہئے

یہ دو لوگ قیام قیامت بائیں میں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ان کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

القضاء على الملوك والسياسيين لا يمتنع فإذا زال الملوك والسياسيين كان القضاء على الملوك والسياسيين

كذلك في المصنفين لأبي جعفر الفضل في المشكوة والشفاء ما من شيء من الأنبياء والحدث خيرا منه فاصبر

تجربہ حاصل کیے بغیر نہ ہو۔ یہی الحقیقہ ہے کہ قیامت میں ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا دی جائے گی۔

[illegible]

دست محسن و کمالات را با تمام بقاء امارت از میان بستمون و تمام بستمون

چھ جا اما اصل الانبیا کما لا یخفى علی ما بری المعاصیر وقت محمد بن السجود کلین

۱۰

[illegible]

تو صاف واضح گوئی که یا ضعیفی مراد یا خاصه مجموعی بی یا ضعیفی یا فضیله فاهم و تدبر و لاتدبر
 یا چون نظم نظر ان فاهم مراتب که شکر لازم بی که سید دعوی خاصه لابر ابراهیم مرتب
 و در دعوی کسی حدیث و راجع صحیح بل با سید ضعیف تا یکی صحیح اخبار یا تابعین دارد
 و اگر قضاوتات اهل حدیث و فقه موافق تو اند مقدره اهل حدیث بیش کری یتد عبارات
 محکم بر تفسیر تو او سکا موید نه یون اور انو نگلی جریک که حرب عود سند بطریقه محدثین نیز
 بیکه بهر بی او سکا مطلب که حاصل نه یون بهر او سکا کیونکه بموجب سند صحیح شامل زین و
 محدثین اور تفاسیر کاتبه مصره باب اول ثبوت معجزه مرقوم با حجاب ختمی گامیننی ثابت و محقق
 حجتی بهر دعوی که کسی مفسرین ذکر اس معجزه کانسبت با تحضرت اینان و اقصیت این نظام
 کتب کتب تفاسیر منصف کو چای که تفسیر علما و تفسیر طریقه دعوی تفسیر تعلیمی و تفسیر
 تفسیر کشف الاسرار تفسیر عکرمین کی عبارات مصره باب اول تو سکر کو دیکم و اور
 باقی سببها و در بسیار حواشی دیگر است چنانچه علی لکین یطی کی گره سی سببها بنا چای تفسیر
 طریقه سببها ایاز کی که اعلی غزیه من هر که کمال گیتام تفاسیر کاری دیکم ادر اک کلی
 حاصل می یابیم بسیار سببها باید تا ختم شود ایسی دعوی باید انجام بوتای اللهم حفظنا
 و جمیع المؤمنین الخ بقای جو دعوی من الظالمی انفاست یعنی جبکه وجود و ثبوت معجزه
 مرقوم نسبت با تحضرت صفتا کسیره و معجزه مثل تفسیر عکرمه و غیره ثابت می تو ابر حوا
 بر ایک قول متفرعیهائی عدم وجود در تفاسیر مذکور بوتای او بی اختصاص مطلوب
 از شخصها آنها چنانکه اگر صاحب مارک در غیره تصریح معجزه فخر قدیم آنحضرت اس مقامین
 تو که چون غل غل نہیں اس کل بر ز کشی و دوشی در وضع یا محتاج الی البیان کل بیان الی تو که
 فی الغایه و الکفایه شرح نه یون خود بانگ بی محل به کیونکه کوئی تفسیر بیان دعوی یا اختصاص
 معجزات

[illegible]

[illegible]

سو حرز این الطوائف بحکم لایعنی و بموجب طاعت او را احکام برکت خاص نقیض قدم مبارک واقع گردید
 شریفی که مختصر الکتابی که هر مومن بدان کارگویی سول منان بر تعظیم و تبرک ضرور لازم می آید
 تو من با عین بلاکت و فضیلت های واضح بود که صلیا و محمد بن یحیی و غیر هم کیست پیوسته و وجود او
 افسوس که شرف کمال و تواتر یونجه ای و در حدیث و علم اسلف خلف زیارت کویا و تعظیم کرده
 می و در القدر کاف المسلم الموقن بلکه تو من انکار موجب قبول ناری چهره تویی کیست معتبره ای بطریق
 نموده از حد و احترام و کادراتی از طایفه طبقات حسامی کتاب معتقد معتبر حسن بال دل من عباد
 ضروری نقل گئی یا در کنی چای که ذکر در سلطان فیروز شاه من بعد حال فتح عالمی مرقوم
 که پیش از سلطان فیروز شاه فوت کرده و قبری در کاه مرست و بالا قبر وی نقیض قدم معظم آن سرور است
 و در کتاب طویل القدر کرامات الاولیا تالیف نظام الدین محمد بن محمد صالح بن محمد الحسینی من جمیع احوال
 خواججه محمد باقی باقی که می که مرقوم در ایشان دلی نزدیکی قدم سول واقع است یکسری حضرت
 لیکن مقامات حضرت مجدد الف ثانی من تصنیف مولانا بدر الدین خلیفه حضرت مدح مکاشفه اخیر
 مرقوم کی وقت برادران لی زیارت قدم مبارک سیاحت پناه شرف گشت آب که مجاور ادر قدم معظم
 می اندازند بدین حد و پاشید و گرد دست و او از اینجا جسته بمحضرت گشت چو کوی زبده المقامات
 و البرکات الاصلیه که مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولانا خواججه شمس احوال حضرت خواججه باقی
 من که بتقریری بایاران این موضع رسیده انجا را خوش کرده و غوسا دو گانه گذارده بود و خاک
 از آن موضع پاک به امان ایشان چسبیده بود و بر زبان شریف را ندید که خاک این موضع دانستند
 لاجرم آن مکان قدگاه حضرت رسالت است و نزدیکی شاه راه آنست اقلیم ارشاد را کنج و ابرش
 با چوین منتخب لشکری من جمیع حال حضرت باقی باقی که می فیروز دلی متصل قدم شریف چوین مرآت اقبال
 من حال خواجه باقی باقی که در آنجا وفات نموده متصل قدم شریف دفن شده است تا نوسن طهارت

این کتاب را در حدیث و علم اسلف خلف زیارت کویا و تعظیم کرده
 می و در القدر کاف المسلم الموقن بلکه تو من انکار موجب قبول ناری چهره تویی کیست معتبره ای بطریق
 نموده از حد و احترام و کادراتی از طایفه طبقات حسامی کتاب معتقد معتبر حسن بال دل من عباد
 ضروری نقل گئی یا در کنی چای که ذکر در سلطان فیروز شاه من بعد حال فتح عالمی مرقوم
 که پیش از سلطان فیروز شاه فوت کرده و قبری در کاه مرست و بالا قبر وی نقیض قدم معظم آن سرور است
 و در کتاب طویل القدر کرامات الاولیا تالیف نظام الدین محمد بن محمد صالح بن محمد الحسینی من جمیع احوال
 خواججه محمد باقی باقی که می که مرقوم در ایشان دلی نزدیکی قدم سول واقع است یکسری حضرت
 لیکن مقامات حضرت مجدد الف ثانی من تصنیف مولانا بدر الدین خلیفه حضرت مدح مکاشفه اخیر
 مرقوم کی وقت برادران لی زیارت قدم مبارک سیاحت پناه شرف گشت آب که مجاور ادر قدم معظم
 می اندازند بدین حد و پاشید و گرد دست و او از اینجا جسته بمحضرت گشت چو کوی زبده المقامات
 و البرکات الاصلیه که مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولانا خواججه شمس احوال حضرت خواججه باقی
 من که بتقریری بایاران این موضع رسیده انجا را خوش کرده و غوسا دو گانه گذارده بود و خاک
 از آن موضع پاک به امان ایشان چسبیده بود و بر زبان شریف را ندید که خاک این موضع دانستند
 لاجرم آن مکان قدگاه حضرت رسالت است و نزدیکی شاه راه آنست اقلیم ارشاد را کنج و ابرش
 با چوین منتخب لشکری من جمیع حال حضرت باقی باقی که می فیروز دلی متصل قدم شریف چوین مرآت اقبال
 من حال خواجه باقی باقی که در آنجا وفات نموده متصل قدم شریف دفن شده است تا نوسن طهارت

این کتاب را در حدیث و علم اسلف خلف زیارت کویا و تعظیم کرده
 می و در القدر کاف المسلم الموقن بلکه تو من انکار موجب قبول ناری چهره تویی کیست معتبره ای بطریق
 نموده از حد و احترام و کادراتی از طایفه طبقات حسامی کتاب معتقد معتبر حسن بال دل من عباد
 ضروری نقل گئی یا در کنی چای که ذکر در سلطان فیروز شاه من بعد حال فتح عالمی مرقوم
 که پیش از سلطان فیروز شاه فوت کرده و قبری در کاه مرست و بالا قبر وی نقیض قدم معظم آن سرور است
 و در کتاب طویل القدر کرامات الاولیا تالیف نظام الدین محمد بن محمد صالح بن محمد الحسینی من جمیع احوال
 خواججه محمد باقی باقی که می که مرقوم در ایشان دلی نزدیکی قدم سول واقع است یکسری حضرت
 لیکن مقامات حضرت مجدد الف ثانی من تصنیف مولانا بدر الدین خلیفه حضرت مدح مکاشفه اخیر
 مرقوم کی وقت برادران لی زیارت قدم مبارک سیاحت پناه شرف گشت آب که مجاور ادر قدم معظم
 می اندازند بدین حد و پاشید و گرد دست و او از اینجا جسته بمحضرت گشت چو کوی زبده المقامات
 و البرکات الاصلیه که مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولانا خواججه شمس احوال حضرت خواججه باقی
 من که بتقریری بایاران این موضع رسیده انجا را خوش کرده و غوسا دو گانه گذارده بود و خاک
 از آن موضع پاک به امان ایشان چسبیده بود و بر زبان شریف را ندید که خاک این موضع دانستند
 لاجرم آن مکان قدگاه حضرت رسالت است و نزدیکی شاه راه آنست اقلیم ارشاد را کنج و ابرش
 با چوین منتخب لشکری من جمیع حال حضرت باقی باقی که می فیروز دلی متصل قدم شریف چوین مرآت اقبال
 من حال خواجه باقی باقی که در آنجا وفات نموده متصل قدم شریف دفن شده است تا نوسن طهارت

مکاتبتہ لہذا منہ العوضا ودر شکوہ شریفین می خارج برین زید بن ثابت سی قال وصل نصر علی زید
بن ثابت فقالوا له حدثنا احادیث رسول الله قال كنت جاره فكان اذ انزل عليه الوحي بعث الي
قلتبه فكان اذا ذكرنا الدنيا ذكرنا بعنا واذا ذكرنا الاخرة ذكرنا بمعنا واذا ذكرنا الطعام ذكرنا
معنا فكل هذا احذكم عن رسول الله رواه الشريفي كمال توبيخه که منكری اذا جاءوهم خمسة او
ان بعضهم سبعة تو بادركيا اور اذا اصابتهم مصيبة اور ان ردنا الا احسانا اور ان نصبرهم
اور دلش را صابتكم فضل في غيرتكم كذا يا ابا ذر كذا حفظت شيئا وغابت عنك شيئا ايل
انما نورا كبريتي كاشع خاف كنت لا تدري فكل مصيبة وان كنت ربي فالصبر اعظم حوله منكراني
حكم تير اذ كنت بيدك بله صاحبان في فن كذا حاصل اس تير بار كشتيد به زياده تركيفيت حجت
منكر او ناسك من ابا كوسى پوچهي منكر ببادركي بسيما جيو مدخول ان يعني درايه و عدم رايه سردو
جگه در لوقوم ي حقيقت مين بهي كمال دلالت منكر اور عين اثر معجزه هي ك شعور ني بان قلم درايه
و نكته كه خشم كابلار كاشع اوردند محاور كچه تير ببادركي ده پوچا و فافهم تدبير عظيم
وقس على بدار باب صغير كان تجو في ريلش ان آدائي كار بند تو مين شرح ماته عامل خوارك بهي
جانسك هي محض نوراني او سوبه بارسي او حكيم ترندي پير بهي تغليب حمله اولي طعنه بازسي
حمله ثانيه كونه غلط كبتی من خود اوردناري بهي حمله اولي با تجابل به او سوبه اولي با جبا
زدين جبر كونه سبب اليه سبب كونه كونه ما برين كبت بلا وسع پير بويدي كبت كبت باغي خياله و قس
سي بنين باغرض اگر حمله اولي بهي هي هوتا تو بهي حمله ثانيه بيان بهي هي بنين بنوسك كونه كونه
و نوتا بهي بن فالحكم كف ده فاسد و شيا و فرید الاطلاع فليجزم الي الحسني سوا اسكي اور جوبايه
ستفرع عنها امور كه اشي پيرين عقل فميم صرحان صدر تو اشياني بر ليك كا خيال كرسكاي او
تير كرسكاي اشي منكر او او اعادهم صحت و نبوت از قضا و قدر منته و الله اعلم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حسابیه بین کمال بسط و تفصیل سیح حال فغان فتح خاکی دفتر بایعین های وقتیکه سلطان محمد
بلازمیت محمد دوم العالمین رفتن خواسته بود فتح خان در میان او و سلطان عهد قدیم مبارک حضرت امیر کائنات
بود تا کسی پیش از یکدیگر عالم بقاشاید آن نشان و الا نشان سپیده او که از بد فتح خان بود و بجز
او دیگر حضرت محمد دوم همان وصحت یافتن ایشان بد حضرت قطب المکرین پیران بادا سوار شده
بسوی پانی پت شتافت و بوقت شام را بخاری رسید ای برادر خانقا که خوش شنباه حضرت محمد دوم العالمین
نداشته اند و رفت حضرت محمد دوم و آن حجره مشغول بود و محمد و شیخ زینا که از خلفا خاص حضرت قطب
و در آن حجره در در گذر ایستاده بسا قبل مستی جفیفه فتح خان پاسبیده و دلیرانه درون حجره رفتن
است حضرت محمد دوم شیخ زینا گفت ای بچه کجاسیرو نمیخواهی که سلامت باز آیی گفت سلامت میروم
سلامت باز می آیم آنجا بفرمود که اگر سلامت بیایی بیایم من پاره کنی و الا من حاجت ترا
ده کنم فتح خان چون خوانان بهین قول بود دلیرانه درون حجره رفت و دید که حضرت محمد دوم العالمین
بتشراف اندر فتح خان سوت بسته ایستاد و پیش آنکه کسی حضرت را خبر ارسا و از زبان مبارک حضرت
گفت که که بر تو فتح خان داشته زین بوس نموده آمد همچنان محمد و شیخ زینا راست ایستاده دید
فتح چگونه سلامت بر آمد فرمود ای بچه تیر کشید رسید اینجا خود قضا گرفته آمدی اما تا ملی خود سلامت
از آن رسید فتح خان گفت یا حضرت از تو کس از دل جان همین است به جهت من همین تقاضا در دنیا
بود بود محمد و البته که کمر شارت یافتن نفس بغایت شکفتند و تازه روی از آنجا برگشته
نداشتند چون نزد یکدیگر رسید زین رضی فر از آمد خواست گفت و حیا در سر رو کشید جان بچه
هم که چون این خبر سلطان رسید و عده خود بجا آورد و آن قدم مبارک حضرت در سالن پناه محمد
طیغ بر سینه او گذاشت اینهمین شیخ عبدالحق دهلوی محدث اینی بهایکو بطریق و عطف نصیحت و نصیحت
از بارت از تبرک قد شریف مدح جو یکتین بهت نصیحت و طبع نظم من هی چند ایات او حسین

من زنا علی زبانت گاه علی بقی کرد زنا می صحت از این بخار و طغیان می دم

ادبین کی لای جان می گه کرده رشوق پای تاسر آئی سوی مقدم پیر بوسی قدم نصیب
اور مالی برنج خود بخاک آن پا خلقتش بکعبه می کشانند زان اهل صفاش فیض یابند آن
که چون مقام دلی است زان که خود نام دلی است نوین اخبار الاخبارین بحال و سید بزرگ
کی که و آن فنون بین بکاهی این دو سیده را در حرم رسیده قدم شریف حضرت عالم پناه دکن
انح و سبوتی مکره اعلی تالیف حضرت شاه محمد اکرم قدس سره احوال حضرت خواجہ بابا قدس سره
حضرت خواجہ باقی با بقدر مشهور مشیت بوقت شب در کاہ قدم شریف حاضری شدند تمام شب بقیه
مبارک آن سرور مرافقه میفرمود تا آنکه بحال ظاهر و معنوی حاصل حضرت در حق آنجا تو جوی آنکشته
کا که نظر بر خضار کعبه می گئی جسی با بصیرت منظور بود که تو اربع مقبره مرقد غیره بین کعبی و علاء
اسکی جمیع فقها علی ارجل خاص عالم اسلام خلفاء علی با اجتماع فیض یاریت اور مستند علی کت
خاضر اسر قدم تبرک کی برین حق که بکعبه بادشاه دین پناه اولی الامر بانی حضرت محمد اورنگ زیب
عالمگیر بادشاهین و سطلی تالیف قضا و عالمگیر کی جو عجم کسب فیض اند و زحاک قدم اکبر صلی
حق کعبین اعلی اسکی است علام غرض از تبیین هر کس قضا و حدیثا اکل کعبه بین خضار عالم با اتمام
عظمت آن بزرگوار برین سیمانه قریب ملک قدوة المحققین شیخ عبدالحق قدس دلوئی اور مولانا شاہ
عبدالعزیز مع والد اجداد جمیع برادران جلیل القدر انبی که میر بران مولو اسمعیل صاحب سنی خود
مولوی اسمعیل ملک اس کعبه صیبه منکر نہیں ہو بلکہ سب تعظیم و تکریم و تبرک مقیم مبارک کی چشمه
حاضر اور گویا بجمع رہی مولو اسمعیل کی ایسی با بونین تشدد و بیت نام زد زمین ادنی تقویہ کا
و غیرہ موجودین بر تصف صاحبان کی کعبہ گستاخی کہ کہین انکار معجزہ کا یا خاضر سنی مبارک
کا و یا خصوصاً پناہ یکا بلکہ سب لوگ و ان حاضر ہو اور دہرستی ہی ایسی ہزار لوگ و کعبہ کی
زندہ بین سنا رہے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبی مدظلہ جابر حضرت استاد ان حضرت کو شہ بارگاہ بین مولو

و سبوتی مکره اعلی تالیف حضرت شاه محمد اکرم قدس سره احوال حضرت خواجہ بابا قدس سره حضرت خواجہ باقی با بقدر مشهور مشیت بوقت شب در کاہ قدم شریف حاضری شدند تمام شب بقیه مبارک آن سرور مرافقه میفرمود تا آنکه بحال ظاهر و معنوی حاصل حضرت در حق آنجا تو جوی آنکشته کا که نظر بر خضار کعبه می گئی جسی با بصیرت منظور بود که تو اربع مقبره مرقد غیره بین کعبی و علاء اسکی جمیع فقها علی ارجل خاص عالم اسلام خلفاء علی با اجتماع فیض یاریت اور مستند علی کت خاضر اسر قدم تبرک کی برین حق که بکعبه بادشاه دین پناه اولی الامر بانی حضرت محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاهین و سطلی تالیف قضا و عالمگیر کی جو عجم کسب فیض اند و زحاک قدم اکبر صلی حق کعبین اعلی اسکی است علام غرض از تبیین هر کس قضا و حدیثا اکل کعبه بین خضار عالم با اتمام عظمت آن بزرگوار برین سیمانه قریب ملک قدوة المحققین شیخ عبدالحق قدس دلوئی اور مولانا شاہ عبدالعزیز مع والد اجداد جمیع برادران جلیل القدر انبی که میر بران مولو اسمعیل صاحب سنی خود مولوی اسمعیل ملک اس کعبه صیبه منکر نہیں ہو بلکہ سب تعظیم و تکریم و تبرک مقیم مبارک کی چشمه حاضر اور گویا بجمع رہی مولو اسمعیل کی ایسی با بونین تشدد و بیت نام زد زمین ادنی تقویہ کا و غیرہ موجودین بر تصف صاحبان کی کعبہ گستاخی کہ کہین انکار معجزہ کا یا خاضر سنی مبارک کا و یا خصوصاً پناہ یکا بلکہ سب لوگ و ان حاضر ہو اور دہرستی ہی ایسی ہزار لوگ و کعبہ کی زندہ بین سنا رہے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبی مدظلہ جابر حضرت استاد ان حضرت کو شہ بارگاہ بین مولو

مولا دلوئی برین سیمانه قریب ملک قدوة المحققین شیخ عبدالحق قدس دلوئی اور مولانا شاہ عبدالعزیز مع والد اجداد جمیع برادران جلیل القدر انبی که میر بران مولو اسمعیل صاحب سنی خود

این دو را وی همی است بابت کی که حضرت مولانا فی بعد حصول زیارت و تبریک پیغمبری ارشاد
 می اینده نگاه مبارک خاندش رضوان شد چه عجب روح الامین هم سرورش در باشد و قس علی
 خواجه مولانا رفیع الدین خیره بکمال خضوع و خشوع اسبق قد نگاه من سر فرو بی مولو اسمعیل
 خاص و آن جو در سر فرماستو بخیر تعلیم و تکریم این بنین هلاکت و عطف نصیحت گرتی تهی تو علم رتکار
 امور ات بدعت آیات کی گرتی تهی او در دوده و غیره کس هم حرام این اسیر الهی که منع گرتی تهی سو
 اسیر شک بنین که هر عالم داهر کویه بات ضروری سو هم بی امور ات ممنوعه و مخلوطه سی پناه مانع او
 قدرین بکمال تعظیم و تکریم بر ظاهر بی که منع مولو اسمعیل دوده و غیره کس هم حرام خضوع و تکریم بی این
 تعظیم و توقیر خاص هم مبارک بی اکمال که تحقیق اجتماع جمیع علما اسکی عظمت تبرک بر آقا
 کبریا منقر و انکار بر قدم او نهان و مستقیم اجتماع و حقیقت پناه او نهانی یاد رکین منکر و محو
 قال شیخ ابن تیمیة الحنفی بی حکم تیر باز گشت بیداری و قس علی بذاتو تقریر ان شطحات اسکس من
 و سبب منور و محو بقیه منکر بی جنبه تحریر پیشرو ادبی فتح با سلطان فیروزه و اسطی بکائی
 خواست که حقیقت طرف کی بی که بی بیتان جیسے بیتان صاحبان نقایس جیسے جواد و سیداد و صاحبان
 سوابق بر بیتان اتم و خضر و ارحم او بر وجود و کمال اختلاف تواریخ او و محبوبیت رساله مسافر نامه او
 سفر السیر اسطی بکائی خواست که منکر بی دیای او عیار نهان طول و طویل بی محض تفضیع کاغذ و مداد و
 کام فرمایا بی جزالطوائف اتنا بی که بسیار جو خواست که بی که کو جنتا جانین بیکالین محض علما
 بی نهان بی فضیلت ظاهر گرتی بی اتنا بنین و کمیتی که اختلاف تواریخ کی که بین اصل شی لائی
 تصور کجا سکتی بی جس و نهان تواریخ رو آئی محمد قدم سره پونجی ده و سنه ریح اگر ایضا خلاص
 ایسی جو بر در کار لائی بین توکل که اختلاف تواریخ وفات آنحضرت اصل وفات آنحضرت منکر
 جو جانی یا او جو صد امور من اختلاف تواریخ بی سبب انکار ضرور و کجا اگر ادبی بی منقر فاک

این دو را وی همی است بابت کی که حضرت مولانا فی بعد حصول زیارت و تبریک پیغمبری ارشاد
 می اینده نگاه مبارک خاندش رضوان شد چه عجب روح الامین هم سرورش در باشد و قس علی
 خواجه مولانا رفیع الدین خیره بکمال خضوع و خشوع اسبق قد نگاه من سر فرو بی مولو اسمعیل
 خاص و آن جو در سر فرماستو بخیر تعلیم و تکریم این بنین هلاکت و عطف نصیحت گرتی تهی تو علم رتکار
 امور ات بدعت آیات کی گرتی تهی او در دوده و غیره کس هم حرام این اسیر الهی که منع گرتی تهی سو
 اسیر شک بنین که هر عالم داهر کویه بات ضروری سو هم بی امور ات ممنوعه و مخلوطه سی پناه مانع او
 قدرین بکمال تعظیم و تکریم بر ظاهر بی که منع مولو اسمعیل دوده و غیره کس هم حرام خضوع و تکریم بی این
 تعظیم و توقیر خاص هم مبارک بی اکمال که تحقیق اجتماع جمیع علما اسکی عظمت تبرک بر آقا
 کبریا منقر و انکار بر قدم او نهان و مستقیم اجتماع و حقیقت پناه او نهانی یاد رکین منکر و محو
 قال شیخ ابن تیمیة الحنفی بی حکم تیر باز گشت بیداری و قس علی بذاتو تقریر ان شطحات اسکس من
 و سبب منور و محو بقیه منکر بی جنبه تحریر پیشرو ادبی فتح با سلطان فیروزه و اسطی بکائی
 خواست که حقیقت طرف کی بی که بی بیتان جیسے بیتان صاحبان نقایس جیسے جواد و سیداد و صاحبان
 سوابق بر بیتان اتم و خضر و ارحم او بر وجود و کمال اختلاف تواریخ او و محبوبیت رساله مسافر نامه او
 سفر السیر اسطی بکائی خواست که منکر بی دیای او عیار نهان طول و طویل بی محض تفضیع کاغذ و مداد و
 کام فرمایا بی جزالطوائف اتنا بی که بسیار جو خواست که بی که کو جنتا جانین بیکالین محض علما
 بی نهان بی فضیلت ظاهر گرتی بی اتنا بنین و کمیتی که اختلاف تواریخ کی که بین اصل شی لائی
 تصور کجا سکتی بی جس و نهان تواریخ رو آئی محمد قدم سره پونجی ده و سنه ریح اگر ایضا خلاص
 ایسی جو بر در کار لائی بین توکل که اختلاف تواریخ وفات آنحضرت اصل وفات آنحضرت منکر
 جو جانی یا او جو صد امور من اختلاف تواریخ بی سبب انکار ضرور و کجا اگر ادبی بی منقر فاک

این دو را وی همی است بابت کی که حضرت مولانا فی بعد حصول زیارت و تبریک پیغمبری ارشاد
 می اینده نگاه مبارک خاندش رضوان شد چه عجب روح الامین هم سرورش در باشد و قس علی
 خواجه مولانا رفیع الدین خیره بکمال خضوع و خشوع اسبق قد نگاه من سر فرو بی مولو اسمعیل
 خاص و آن جو در سر فرماستو بخیر تعلیم و تکریم این بنین هلاکت و عطف نصیحت گرتی تهی تو علم رتکار
 امور ات بدعت آیات کی گرتی تهی او در دوده و غیره کس هم حرام این اسیر الهی که منع گرتی تهی سو
 اسیر شک بنین که هر عالم داهر کویه بات ضروری سو هم بی امور ات ممنوعه و مخلوطه سی پناه مانع او
 قدرین بکمال تعظیم و تکریم بر ظاهر بی که منع مولو اسمعیل دوده و غیره کس هم حرام خضوع و تکریم بی این
 تعظیم و توقیر خاص هم مبارک بی اکمال که تحقیق اجتماع جمیع علما اسکی عظمت تبرک بر آقا
 کبریا منقر و انکار بر قدم او نهان و مستقیم اجتماع و حقیقت پناه او نهانی یاد رکین منکر و محو
 قال شیخ ابن تیمیة الحنفی بی حکم تیر باز گشت بیداری و قس علی بذاتو تقریر ان شطحات اسکس من
 و سبب منور و محو بقیه منکر بی جنبه تحریر پیشرو ادبی فتح با سلطان فیروزه و اسطی بکائی
 خواست که حقیقت طرف کی بی که بی بیتان جیسے بیتان صاحبان نقایس جیسے جواد و سیداد و صاحبان
 سوابق بر بیتان اتم و خضر و ارحم او بر وجود و کمال اختلاف تواریخ او و محبوبیت رساله مسافر نامه او
 سفر السیر اسطی بکائی خواست که منکر بی دیای او عیار نهان طول و طویل بی محض تفضیع کاغذ و مداد و
 کام فرمایا بی جزالطوائف اتنا بی که بسیار جو خواست که بی که کو جنتا جانین بیکالین محض علما
 بی نهان بی فضیلت ظاهر گرتی بی اتنا بنین و کمیتی که اختلاف تواریخ کی که بین اصل شی لائی
 تصور کجا سکتی بی جس و نهان تواریخ رو آئی محمد قدم سره پونجی ده و سنه ریح اگر ایضا خلاص
 ایسی جو بر در کار لائی بین توکل که اختلاف تواریخ وفات آنحضرت اصل وفات آنحضرت منکر
 جو جانی یا او جو صد امور من اختلاف تواریخ بی سبب انکار ضرور و کجا اگر ادبی بی منقر فاک

این دو را وی همی است بابت کی که حضرت مولانا فی بعد حصول زیارت و تبریک پیغمبری ارشاد
 می اینده نگاه مبارک خاندش رضوان شد چه عجب روح الامین هم سرورش در باشد و قس علی
 خواجه مولانا رفیع الدین خیره بکمال خضوع و خشوع اسبق قد نگاه من سر فرو بی مولو اسمعیل
 خاص و آن جو در سر فرماستو بخیر تعلیم و تکریم این بنین هلاکت و عطف نصیحت گرتی تهی تو علم رتکار
 امور ات بدعت آیات کی گرتی تهی او در دوده و غیره کس هم حرام این اسیر الهی که منع گرتی تهی سو
 اسیر شک بنین که هر عالم داهر کویه بات ضروری سو هم بی امور ات ممنوعه و مخلوطه سی پناه مانع او
 قدرین بکمال تعظیم و تکریم بر ظاهر بی که منع مولو اسمعیل دوده و غیره کس هم حرام خضوع و تکریم بی این
 تعظیم و توقیر خاص هم مبارک بی اکمال که تحقیق اجتماع جمیع علما اسکی عظمت تبرک بر آقا
 کبریا منقر و انکار بر قدم او نهان و مستقیم اجتماع و حقیقت پناه او نهانی یاد رکین منکر و محو
 قال شیخ ابن تیمیة الحنفی بی حکم تیر باز گشت بیداری و قس علی بذاتو تقریر ان شطحات اسکس من
 و سبب منور و محو بقیه منکر بی جنبه تحریر پیشرو ادبی فتح با سلطان فیروزه و اسطی بکائی
 خواست که حقیقت طرف کی بی که بی بیتان جیسے بیتان صاحبان نقایس جیسے جواد و سیداد و صاحبان
 سوابق بر بیتان اتم و خضر و ارحم او بر وجود و کمال اختلاف تواریخ او و محبوبیت رساله مسافر نامه او
 سفر السیر اسطی بکائی خواست که منکر بی دیای او عیار نهان طول و طویل بی محض تفضیع کاغذ و مداد و
 کام فرمایا بی جزالطوائف اتنا بی که بسیار جو خواست که بی که کو جنتا جانین بیکالین محض علما
 بی نهان بی فضیلت ظاهر گرتی بی اتنا بنین و کمیتی که اختلاف تواریخ کی که بین اصل شی لائی
 تصور کجا سکتی بی جس و نهان تواریخ رو آئی محمد قدم سره پونجی ده و سنه ریح اگر ایضا خلاص
 ایسی جو بر در کار لائی بین توکل که اختلاف تواریخ وفات آنحضرت اصل وفات آنحضرت منکر
 جو جانی یا او جو صد امور من اختلاف تواریخ بی سبب انکار ضرور و کجا اگر ادبی بی منقر فاک

کافر فاجر فاجو کاب لکھا جاوی تو بحث کا بطول پوچھائی اسکی اوس رہگذری درگذری انصاف
 ہا ہر تاریخ و سپر پڑی بھیڑتی اور سو کی بازی ملاحظہ کتب تواریخ مرقومہ بالا اور علاوہ انکی خود
 کتب جو کہ منکر سی ہو یہاں ہوگی ہر شخص منصف صاحب نظر خود دیکھ لیتا ہے اور مکان تو فنی میں تو ایچ
 مختلف آفت و در حضرت محمد و کم یا اختلاف سنین کے تکرار آفت و در حضرت محمد و خیال کر سکتا ہے اور
 وقوع حج سبقت گاہ ظہرات ہی کہ حال تمام عمر کا ہی نہ سال واحد کا سبحان اللہ حال ہا ہریت حضرت
 منکر ہے کہ مقرر نامہ پی لیسے ایک سیارہ تراش کر قیام کر دیا جسکا پتا پھر صفحہ خاطر منکر بہادر کے
 کہیں پایا جاوے کہ حقیقہ و گمانہ ہی اور اور پتہ ہی غلطیاں اور زلات جو عبادت عالیہ میں
 واقع ہیں وہ ہم سہو گاہ اور چونکہ نظر عند المقابلہ یا نقص طبع خیال کر کے نقص گرفت ہر ایک
 امر پر خلاف عقود کر م جانکر در گذر کرتی ہیں بالجلد چونکہ مختصر آرد و اس در ثبوت مطلوبین
 جو جو امر ضروری سو کہہ نہی گئی اور در حقیقتی مخرجات لا طایہ منکر ہیں جو ابہا شائے انکی نام
 و کمال قسری تصریح قسری عقل فیہم حاصل کر سکتا ہے سو اب چند تنبیہ و فواید ضروری و سہلی
 متنبہ ہوتے منکر اور ہم خواہم کہ ہم کی مختصر لکھتی ہیں نفہم متنبہ ہاتھی محمد و الہ اطہرین
 صلوات اللہ علیہم اجمعین اسی بیا بیوسلما نو یادری کہ امانت انکھرت کی ادنیٰ طرح سے ہو تو مورث
 کفر ہی یا در مضمون منقولہ صفحہ ۳۴ کہ شاید شرح و قافیہ لکھا گیا قد اجتمع اللہ علی ان اسخطا
 نبیاً ائمہ اور غور کرو توین ہر صرح و تعظیم و تکریم اتنی علماء و محدثین کے نسبت ہم قید مبارک مرقومہ البصر
 کی تو اب عدم تکریم اسکے توین صاحب انکھرت کی اور مذہب اتنی بزرگوں و علماء و محدثین کے خرق
 اجاع ہی اور از روی انصاف و ایمان کہ ہمیں تعظیم کوئی جرم نہیں بلکہ تعین حصول ثواب
 توین میں ہر از روی جرم اور کفر یا در ہی سہو خطا ہا ہی کہ جو شخص ہو یا کہ انکھرت کو ہر سو یک
 تبصیر کی یا کہ کو با وصف پسند خاطر ہی انکھرت مابین کی تو ہی ہی حال ہی پر تو جس قدر
 در آدم و نسا و انبیاء و ائمہ و اولاد و صحابہ و تابعین و کرام و عابدین و سادات و شہداء و صلوات اللہ علیہم اجمعین

کافر فاجر فاجو کاب لکھا جاوی تو بحث کا بطول پوچھائی اسکی اوس رہگذری درگذری انصاف
 ہا ہر تاریخ و سپر پڑی بھیڑتی اور سو کی بازی ملاحظہ کتب تواریخ مرقومہ بالا اور علاوہ انکی خود
 کتب جو کہ منکر سی ہو یہاں ہوگی ہر شخص منصف صاحب نظر خود دیکھ لیتا ہے اور مکان تو فنی میں تو ایچ
 مختلف آفت و در حضرت محمد و کم یا اختلاف سنین کے تکرار آفت و در حضرت محمد و خیال کر سکتا ہے اور
 وقوع حج سبقت گاہ ظہرات ہی کہ حال تمام عمر کا ہی نہ سال واحد کا سبحان اللہ حال ہا ہریت حضرت
 منکر ہے کہ مقرر نامہ پی لیسے ایک سیارہ تراش کر قیام کر دیا جسکا پتا پھر صفحہ خاطر منکر بہادر کے
 کہیں پایا جاوے کہ حقیقہ و گمانہ ہی اور اور پتہ ہی غلطیاں اور زلات جو عبادت عالیہ میں
 واقع ہیں وہ ہم سہو گاہ اور چونکہ نظر عند المقابلہ یا نقص طبع خیال کر کے نقص گرفت ہر ایک
 امر پر خلاف عقود کر م جانکر در گذر کرتی ہیں بالجلد چونکہ مختصر آرد و اس در ثبوت مطلوبین
 جو جو امر ضروری سو کہہ نہی گئی اور در حقیقتی مخرجات لا طایہ منکر ہیں جو ابہا شائے انکی نام
 و کمال قسری تصریح قسری عقل فیہم حاصل کر سکتا ہے سو اب چند تنبیہ و فواید ضروری و سہلی
 متنبہ ہوتے منکر اور ہم خواہم کہ ہم کی مختصر لکھتی ہیں نفہم متنبہ ہاتھی محمد و الہ اطہرین
 صلوات اللہ علیہم اجمعین اسی بیا بیوسلما نو یادری کہ امانت انکھرت کی ادنیٰ طرح سے ہو تو مورث
 کفر ہی یا در مضمون منقولہ صفحہ ۳۴ کہ شاید شرح و قافیہ لکھا گیا قد اجتمع اللہ علی ان اسخطا
 نبیاً ائمہ اور غور کرو توین ہر صرح و تعظیم و تکریم اتنی علماء و محدثین کے نسبت ہم قید مبارک مرقومہ البصر
 کی تو اب عدم تکریم اسکے توین صاحب انکھرت کی اور مذہب اتنی بزرگوں و علماء و محدثین کے خرق
 اجاع ہی اور از روی انصاف و ایمان کہ ہمیں تعظیم کوئی جرم نہیں بلکہ تعین حصول ثواب
 توین میں ہر از روی جرم اور کفر یا در ہی سہو خطا ہا ہی کہ جو شخص ہو یا کہ انکھرت کو ہر سو یک
 تبصیر کی یا کہ کو با وصف پسند خاطر ہی انکھرت مابین کی تو ہی ہی حال ہی پر تو جس قدر
 در آدم و نسا و انبیاء و ائمہ و اولاد و صحابہ و تابعین و کرام و عابدین و سادات و شہداء و صلوات اللہ علیہم اجمعین

کافر فاجر فاجو کاب لکھا جاوی تو بحث کا بطول پوچھائی اسکی اوس رہگذری درگذری انصاف
 ہا ہر تاریخ و سپر پڑی بھیڑتی اور سو کی بازی ملاحظہ کتب تواریخ مرقومہ بالا اور علاوہ انکی خود
 کتب جو کہ منکر سی ہو یہاں ہوگی ہر شخص منصف صاحب نظر خود دیکھ لیتا ہے اور مکان تو فنی میں تو ایچ
 مختلف آفت و در حضرت محمد و کم یا اختلاف سنین کے تکرار آفت و در حضرت محمد و خیال کر سکتا ہے اور
 وقوع حج سبقت گاہ ظہرات ہی کہ حال تمام عمر کا ہی نہ سال واحد کا سبحان اللہ حال ہا ہریت حضرت
 منکر ہے کہ مقرر نامہ پی لیسے ایک سیارہ تراش کر قیام کر دیا جسکا پتا پھر صفحہ خاطر منکر بہادر کے
 کہیں پایا جاوے کہ حقیقہ و گمانہ ہی اور اور پتہ ہی غلطیاں اور زلات جو عبادت عالیہ میں
 واقع ہیں وہ ہم سہو گاہ اور چونکہ نظر عند المقابلہ یا نقص طبع خیال کر کے نقص گرفت ہر ایک
 امر پر خلاف عقود کر م جانکر در گذر کرتی ہیں بالجلد چونکہ مختصر آرد و اس در ثبوت مطلوبین
 جو جو امر ضروری سو کہہ نہی گئی اور در حقیقتی مخرجات لا طایہ منکر ہیں جو ابہا شائے انکی نام
 و کمال قسری تصریح قسری عقل فیہم حاصل کر سکتا ہے سو اب چند تنبیہ و فواید ضروری و سہلی
 متنبہ ہوتے منکر اور ہم خواہم کہ ہم کی مختصر لکھتی ہیں نفہم متنبہ ہاتھی محمد و الہ اطہرین
 صلوات اللہ علیہم اجمعین اسی بیا بیوسلما نو یادری کہ امانت انکھرت کی ادنیٰ طرح سے ہو تو مورث
 کفر ہی یا در مضمون منقولہ صفحہ ۳۴ کہ شاید شرح و قافیہ لکھا گیا قد اجتمع اللہ علی ان اسخطا
 نبیاً ائمہ اور غور کرو توین ہر صرح و تعظیم و تکریم اتنی علماء و محدثین کے نسبت ہم قید مبارک مرقومہ البصر
 کی تو اب عدم تکریم اسکے توین صاحب انکھرت کی اور مذہب اتنی بزرگوں و علماء و محدثین کے خرق
 اجاع ہی اور از روی انصاف و ایمان کہ ہمیں تعظیم کوئی جرم نہیں بلکہ تعین حصول ثواب
 توین میں ہر از روی جرم اور کفر یا در ہی سہو خطا ہا ہی کہ جو شخص ہو یا کہ انکھرت کو ہر سو یک
 تبصیر کی یا کہ کو با وصف پسند خاطر ہی انکھرت مابین کی تو ہی ہی حال ہی پر تو جس قدر
 در آدم و نسا و انبیاء و ائمہ و اولاد و صحابہ و تابعین و کرام و عابدین و سادات و شہداء و صلوات اللہ علیہم اجمعین

بقدر مدح کا قصیدہ اندام افراہم کیا ہی با مانیت عدم تبرک معاد لعل جبرو پوجا ویکا
 یاد ہی کہ جس کچھ ہی تبرک حضرت کا ہوتا، وہ ان تار اعلیٰ کے کا ہو جس کا وہی جامع الخیرات میں لکھی
 میں روی ان اب اگر اخذ شعریں من بحیۃ النبی وضع فی میتہ تبرکاً فسیع ابو بکر من میتہ صلوٰۃ القرآن
 با حسن الاصوات و طلب القاری لم یجد احد حتی اتی الی موضع الشعریں صبح القرآن عندہا فجاہ
 الی النبی فافترہ بذا کمال یا ابابکر اما علمت ان الملائکہ تجتمعون علی شعری تقرؤن القرآن عندہ
 قاضی عیاض بن کتیبی تم قال الحق بن ابی یوسف رحمہ اللہ قال سمعت ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما
 الی الصلوٰۃ فی مسجد رسول اللہ والتبرک برویہ روضۃ منبرہ وقصر منجلہ ملا مس بدیہ مولیٰ قدس
 والحمد للہ کی کا لستید البیہ تم فی قاضی عیاض بن کتیبی کان ابن عمر رضی اللہ عنہما یضع یدہ علی المنبر الذی علی
 رسول اللہ فی خطبہ تم یضع علی وجہہ الی اصل کہ عبد ابن عمر حضرت کی منبر پر ہاتھ کہی پیر ہی ہوتے
 کہتے تھے جس منبر پر حضرت بیٹے قدم کہتے ہی عبد تم ترگا اوس منبر پر کہی کہی ہوتے پر ہاتھ پر
 ہی صاحب عینی شمار صحیح کار بھی حدیث کان قدح بشیر فی النبی الحدیث کہتے ہیں فی دلیل ان الشراہ
 من جہد البیت من باب التبرک الی اصل کہ تعظیم و تبرک لہ و سحر سکا جسکو کوئی عندہ حضرت کا لگا ہو
 یا حضرت کا کوئی باطن ازروایان کہ موجب تبرک اوست صحابی ہی وقس پر اصداد و ایات صحیحہ اور احادیث
 صحاح انبی محل پر بطریقہ حدیث ثابت و تحقیق ہی حضرت کی تبرکات ہی حصول برکات ماثور اور موعود
 اور افعال خفا ہی اور کتب صحاح ہو ہی کہ فرما حضرت کی کہ علیکم بکنسہ و سنوہ خلفائے او و صحابہ
 تبرک لہ ہی ہر کان ہی صحابہ ہی اور مومنین اور مسکران مائون کا اور انانت کنندہ مرد و مظلوم
 ہی حتی کہ اگر کوئی شخص خاک پر نہ منورہ کو رو کہوی تو قابل درسی لگا کی ہی ہی قال القاضی فی ان
 قد اکتفی بالکافی فی من قال نثر المدینۃ ر دہ بضر بلا تین درۃ و امیر بصریہ تحقیق قدس با امام مالک
 حج توفی اوس حضرت کہ کہ کہا اوسنی خاک مدینہ کی روی ہی ساتھ ہی فی تفسیر و کتب اور حکم کیا ہے قید او کے

(Extensive marginalia in Urdu script, including commentary and additional text, mostly illegible due to fading and bleed-through.)

چونکہ یہ دو مہینے مختصر اور سادہ ہیں۔ لیکن یہ دو مہینے مختصر اور سادہ ہیں۔ لیکن یہ دو مہینے مختصر اور سادہ ہیں۔

بیان نواز اور وایسون اوسکی جو تفصیل لکھتی ہیں لازم ہے کہ متکرر جو دیکھیں بہر حق مقصود
 الاختصار کیا ہے یا وہ تفصیل کے نہیں رکبت مگر مختصر آسان شاہد کافی ہے دیکھیں سوا میں موجود
 کوئی مثال نہیں ملے سیکر رسول اپنی ناس کی امان او کوئی بغاوت اور خیر نہیں شیطاں رسی اور جیہ سے
 بہت اقوال نظم و شعر میں ان کا پرست کی طرح مثال میں نقل کی ایک نہیں ہے یا شیعہ لفظ
 روحی الفاظ کا قاضی خاص وغیرہ تحقیق حالات مثال نقل مبارک کی جو حضرت عائشہ رضی
 کی پاس پر رہا انکی ہم کلام کی پاس یا صحیح جہیز میں کے پاس تھی جو کہتی ہیں منکر فی نہیں دیکھی ای
 عزیز مثال نقل کے تعظیم و تکریم سے عبرت پر خاص نقش قدم اور یہ نقش قدم جو کہ از و در ہر مفسر تحقیق
 تطبیق دیا گیا تو مطابق ہی پایا اور کسی شخص کسی شخص سے لایا اور کسی کسی شخص سے نقل کیا گیا
 رکب کا خاصہ پر ہر نقش قدم تو میں یادیم تعظیم یاد رکھیں جو ہر عمل مسافین کو پونہ دی گئی نسبتاً
 بیانی کی حد میں اس کی کیا تھا لازم ہے کہ باطلہ اندراج کتب وغیرہ مصدقہ سے نقل
 انکاسی مجموعہ کرین اسکا مضامین علماء و مجتہدین میں یہ بات محبوب نہیں بلکہ عین بات و یا
 حال جلال الدین سیوطی خاص سی یمن احوال جناب امام اعظم وغیرہ ائمہ و مجتہدین عظام صدمہ قابل عبرت
 اور یا نہیں ہر استاد اور ہر نگار شخص جمیت جاہلیت او کو ہی خیال تھا کہ کسی تفسیر موابہ وغیرہ کتب میں
 پیچھے نہیں سو تھا کثیر سے کتا تھیکر اور خاص اور غیر کتب معتبرہ سے دیکر لیا ان لازم ہے کہ جلد
 کو کام دواؤں کو قطع نظر تھا انکی انکار کے نزار امام خاص و اچھا ہلا و ضلالت میں پر میں آج
 زبان تری کل کو شک ہو اہی میدہ خود مغفرت ہے جامی کے ساتھ کہہ کی نفی کو جلد کام فرماؤ تو
 کو کار فرماؤ خاکو قدم مبارک کو انکسوں کا دین آئینہ نقش قدم پر ہر کر اپنی موند پر ہر میں آئینہ
 قدم مبارک کو تکریم سمجھیں در پر ہر روز قیامت کو یا لیتی کنت شربا کنا ہی کام نہیں کیا و معلنا
 از خراسان و دعوانا الحمد لله رب العالمین علی حاشیہ تدرج الحی الی کائنات و الحمد لله رب العالمین قد جاز الحق

۲۹۵۳
۱۹۴۲

This book was taken from the library of the
last stamped. A fine

VOL. NO. { 15222
 AUTHOR { 15222
 TITLE
 ACC. No. 1492
 LIBRARY STACKS

AZAD
LIBRARY



ALIGARH
MUSLIM
UNIVERSITY

--:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdu.